07

لاہور
ہفت روزہ
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
35واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

28 شعبان تا 5 رمضان 1447ھ / 17 تا 23 فروری 2026ء

رمضان : نزول قرآن کا سالانہ جشن

اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ رمضان المبارک کے پروگرام کی دو شقیں ہیں: ایک دن کا روزہ اور دوسرے رات کا قیام اور اس میں قراءت و استماعِ قرآن! اور اگرچہ ان میں سے پہلی شق فرض کے درجے میں ہے اور دوسری بظاہر نفل کے، تاہم قرآنِ مجید اور احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دونوں نے اشارۃً اور کنایۃً واضح فرمادیا کہ یہ ہے رمضان المبارک کے پروگرام کا جزوِ لاینفک! ------- چنانچہ قرآن نے وضاحت فرمادی کہ روزوں کے لیے ماہِ رمضان معین ہی اس لیے کیا گیا ہے کہ اس میں قرآن مجید نازل ہوا تھا: ''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔'' گویا یہ ہے ہی نزولِ قرآن کا سالانہ جشن!

اور احادیث نے تو بالکل ہی واضح کر دیا کہ رمضان المبارک میں 'صیام' اور 'قیام' لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں: چنانچہ:۔

1۔امام بیہقی ؒ نے رمضان المبارک کی فضیلت کے ضمن میں جو خطبہ آنحضور ﷺ کا 'شعب الایمان' میں نقل کیا ہے، اُس کے الفاظ ہیں: ''اللہ نے قرار دیا اس میں روزہ رکھنا فرض اور اُس کا قیام اپنی مرضی پر۔''
گویا قیام اللیل اگرچہ ''تطوُّعا'' ہے تاہم اللہ کی جانب سے 'مجعول' بہر حال ہے!

2۔امام بیہقی ؒ نے شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت کیا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن بندۂ مومن کے حق میں سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا، اے رب! میں نے اسے روکے رکھا دن میں کھانے اور خواہشات سے، پس اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا میں نے روکے رکھا اسے رات کو نیند سے، پس اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ تو دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

ڈاکٹر اسرار احمد ؒ
عظمتِ صوم

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

اس شمارے میں

ایپسٹین فائلز: مغرب کا شیطانی چہرہ!

امیر سے ملاقات (47)

جیفری ایپسٹین: مغرب کے شیطانی چہرے کا ایک مظہر

رمضان کو کیسے قیمتی بنائیں؟

اسلامی ملک اور حالیہ بم دھماکے

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو!

الھدیٰ

ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1171

نیک اور بد لوگوں کا انجام

سُورۃُ الرُّوم — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 44 تا 46

مَنۡ کَفَرَ فَعَلَیۡہِ کُفۡرُہٗ ۚ وَ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنۡفُسِہِمۡ یَمۡہَدُوۡنَ ﴿ۙ۴۴﴾ لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ یُّرۡسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ لِیُذِیۡقَکُمۡ
مِّنۡ رَّحۡمَتِہٖ وَ لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡکُ بِاَمۡرِہٖ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۴۶﴾

آیت: ۴۴ ﴿مَنۡ کَفَرَ فَعَلَیۡہِ کُفۡرُہٗ ۚ﴾ ”جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا وبال اُسی پر ہوگا۔“

﴿وَ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنۡفُسِہِمۡ یَمۡہَدُوۡنَ ﴿۴۴﴾﴾ ”اور جن لوگوں نے نیک اعمال کیے تو وہ اپنی ہی جانوں کے لیے سامان کر تے ہیں۔“

مَھَدَ یَمْھَدُ کے معنی ہیں: (زمین) ہموار کرنا‘ (بستر) بچھانا‘ ساز وسامان تیار کرنا یا کمائی کرنا۔ یعنی یہ لوگ اپنے لیے فلاح کا راستہ ہموار کر رہے ہیں یا جنت میں آرام کرنے کے لیے اپنا بستر بچھا رہے ہیں اور ساز وسامان تیار کر رہے ہیں۔

آیت ۴۵ ﴿لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ﴾ ”تاکہ اللہ بدلہ دے اپنے فضل سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے۔“

﴿اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۴۵﴾﴾ ”یقیناً وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔“

آیت: ۴۶ ﴿وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ یُّرۡسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ﴾ ”اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بھیجتا ہے ہواؤں کو بشارت دینے والی بنا کر“

﴿وَّ لِیُذِیۡقَکُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِہٖ﴾ ”اور تاکہ وہ تمہیں مزہ چکھائے اپنی رحمت کا“

تاکہ بارانِ رحمت برسا کر تمہیں اس کے ثمرات سے مستفیض ہونے کا موقع فراہم کرے۔

﴿وَ لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡکُ بِاَمۡرِہٖ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۴۶﴾﴾ ”اور اس لیے بھی کہ اُسی کے حکم سے کشتیاں چلیں‘ اور تاکہ تم (ان کشتیوں پر سوار ہو کر) اُس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔“

درس حدیث

رمضان المبارک کو قیمتی بنائیے

عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنۡ قَامَ رَمَضَانَ اِيۡمَانًا وَّاحۡتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِهٖ)) (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے ایمان اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان میں قیام اللیل (نمازِ تراویح) کا اہتمام کیا، اس کے سابقہ سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

تشریح: روزہ دار سحر تا افطار نہ صرف اپنی زبان و بیان، اپنے افکار وخیالات، اپنے معاملات و معمولات میں احکامِ الٰہی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مہینہ بھر تربیت حاصل کرتا ہے، بلکہ شب کو بھی قیام اللیل (نمازِ تراویح) میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کو توجہ اور انہماک سے سنتا ہے، اس طرح اس کی زندگی میں انقلاب آتا ہے اور اگر وہ ٹھیک ٹھیک ان ہدایات کو اپناتا ہے تو یقیناً اس کی زندگی میں تبدیلی آنی چاہیے اور یہی تبدیلی اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
28 شعبان تا 5 رمضان 1447ھ جلد 35
17 تا 23 فروری 2026ء شمارہ 07
مدیر مسئول حافظ عاکف سعید
مدیر رضاء الحق
مجلس ادارت
● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری
● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقامِ اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک......800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایپسٹین فائلز: مغرب کا شیطانی چہرہ!

دنیا کی تاریخ میں بعض واقعات محض وقتی اسکینڈل نہیں ہوتے بلکہ وہ پوری تہذیب کے چہرے سے نقاب نوچ لیتے ہیں۔ جیفری اپسٹین کی افشا شدہ فائلیں بھی اسی نوعیت کا واقعہ ہیں۔ یہ دستاویزات چند افراد کی جنسی گراوٹ تک محدود نہیں بلکہ اس عالمی اشرافیہ کے اخلاقی، فکری اور تہذیبی زوال کی گواہی دیتی ہیں جو خود کو انسانی حقوق، آزادی اور جدیدیت کا علمبردار کہتی ہے، مگر عملی طور پر انسانیت کے بدترین استحصال میں ملوث پائی گئی۔ اپسٹین کا نیٹ ورک دراصل طاقت، سرمایہ، سیاست اور خفیہ اداروں کے اس گٹھ جوڑ کی علامت تھا جس میں انسان، خصوصاً کمزور انسان، محض ایک شے بن کر رہ جاتا ہے۔ بچے، عورتیں اور معاشرے کے نچلے طبقات اس شیطانی تہذیب کے لیے صرف استعمال کی چیزیں تھے۔ شیطانی رسوم، جنسی جرائم، اخلاقی انحطاط اور قانون سے بالاتر طاقت یہ سب اس نظام کے وہ پہلو ہیں جنہیں برسوں ''آزادی'' کے پردے میں چھپایا جاتا رہا۔ البتہ اللہ رب العزت نے رمضان المبارک سے قبل ہی جہاں دنیا بھر کے ''اپسٹینوں'' کے لیے ایک وارننگ جاری کی ہے، وہیں اُمتِ مسلمہ کے ہر خاص و عام کو صہیونیوں اور عالمی ڈیپ سٹیٹ کے شیطانی اور دجالی ایجنڈا سے بھی خبردار کر دیا ہے۔

جیفری اپسٹین پر کم عمر لڑکیوں کے جنسی استحصال اور ایسی لڑکیوں کی عالمی اشرافیہ کو فروخت کے سنگین الزامات تھے۔ وہ 2019ء میں امریکی جیل میں مردہ پایا گیا، تاہم اس کی موت کے حالات آج تک سوالیہ نشان ہیں۔ اپسٹین فائلز میں مبینہ طور پر 60 لاکھ ڈاکومنٹس موجود ہیں، جن میں سے آدھے یعنی 30 لاکھ فائلز کو افشا کیا گیا ہے۔ اِن فائلوں میں عدالت کے نوٹس، گواہی کے ریکارڈ، طیاروں کے سفر کے لاگز، تصاویر، ویڈیوز اور اپسٹین کے رابطے کی تفصیلات شامل ہیں، جو 300GB سے زائد ڈیٹا کو سمیٹے ہوئے ہیں۔ اپسٹین فائلز کی دستاویزات اور ایف بی آئی کی تحقیقاتی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جیفری اپسٹین اسرائیل کے سابق وزیراعظم ایہود باراک کے قریب تھا، اور مبینہ طور پر جاسوسی کی تربیت بھی حاصل کر چکا تھا۔ وہ اور اُس کا نیٹ ورک بدکاری کی بدترین دعوت کے ذریعے دنیا بھر کی اشرافیہ کو اپنے جال میں جکڑتا اور پھر صہیونیوں اور عالمی ڈیپ سٹیٹ کے ایجنڈا پر عمل کرنے کے لیے بلیک میل کرتا۔ فائلوں کو اس انداز میں عام کیا گیا ہے کہ اکثر حصوں پر سیاہی پھیر دی گئی ہے (Heavily Redacted)۔ گویا ابھی کچھ مہروں کی قربانی دے کر باقی مہروں سے کام لینا باقی ہے۔ اپسٹین فائلز کی ایک جہت کو ہم آغاز ہی میں بیان کر دیتے ہیں۔ وہ یہودی پروٹوکولز جن کو ایڑی چوٹی کا زور لگا کر کم و بیش سو اصدی سے سازشی تھیوری ثابت کیا جاتا رہا ہے، اس میں باقاعدہ درج ہے کہ جب ''یہود کے بادشاہ'' کے آنے کا وقت قریب ہوگا تو صہیونیوں کا سب سے پہلا ہدف سیکولر، لبرل، ملحد اور آزاد خیال سائنس دان ہوں گے۔ کیا اپسٹین فائلز میں اِن تصورات کے حامی افراد کی بھرمار ہونا محض اتفاق ہے؟ اس کا فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں! ہم اس تحریر میں ملکوں اور افراد کے ناموں پر کلام نہیں کریں گے کیونکہ روایتی و سوشل میڈیا کے ذریعے یہ تفصیلات زبان زدِ عام ہیں۔ اللہ نے چاہا تو اس تحریر میں متحارب بیانیوں اور اُن پر عمل کی جنگ اور مستقبل کے خدشات پر تبصرہ کریں گے۔ ان شاء اللہ!

اپسٹین فائلز مغربی معاشرے میں طاقتور اور امیر افراد کے غیر اخلاقی اور غیر قانونی رویوں کو بے نقاب کرتی ہیں۔ عالمی شہرت یافتہ سیاستدان، کاروباری شخصیات اور فنکار اس نیٹ ورک کا حصہ پائے گئے، جس سے واضح ہوا کہ غربت اور استحصال کا شکار افراد کو سیاسی اور معاشرتی اثر و رسوخ کے لیے استعمال کیا جاتا رہا۔ مغربی معاشرہ جو اخلاقیات، انسانی حقوق اور قانون کی پاسداری کے نعرے دیتا ہے، وہی اندرون خانہ کم عمر افراد کے استحصال میں ملوث پایا گیا۔ یہ مسئلہ خاص طور پر جنسی استحصال، انسانی اسمگلنگ اور طاقتور نیٹ ورک کے ذریعے معاشرتی کنٹرول کے ذریعے نمایاں ہوا ہے۔ 30 جنوری 2026ء کو جب اپسٹین فائلز کا آخری حصہ افشا کیا (یا کروایا)

گیا تو ایڈورڈ سعید (1935ء تا 2003ء) کی شہرۂ آفاق تصنیف مستشرقیت (Orientalism) کی یاد تازہ ہوگئی۔ اس کتاب میں پروفیسر سعید نے اُس فکری سانچے کو مسمار کیا جس کے ذریعے مغرب نے اسلام اور مسلم معاشروں کی مسخ شدہ تصویر پیش کی۔ فلسطینی نژاد امریکی دانشور سعید نے جدید دنیا میں ثقافت، شناخت اور اقتدار کو سمجھنے کے انداز کو یکسر بدل دیا، اور یہ واضح کیا کہ علم خود کس طرح تسلط کے مقاصد کے لیے ہتھیار بنایا جاسکتا ہے اور جاتا ہے۔ اُنہوں نے ثابت کیا کہ ''مشرق'' (جس میں مشرقِ وسطیٰ، ایشیا اور شمالی افریقہ شامل ہیں) کوئی معروضی حقیقت نہ تھی جسے محققین نے دریافت کیا ہو، بلکہ ایک تعمیر کردہ افسانہ تھا یا ایک آئینہ جس میں یورپ نے اپنے خوف، اپنی خیالی تصورات اور اپنی برتری کے احساس کو منعکس کیا۔ مسلمانوں کو غیر معقول، شہوانی، پسماندہ اور مغربی کنٹرول کے محتاج کے طور پر پیش کیا گیا، جبکہ یورپ نے خود کو معقول، اخلاقی اور مہذب ظاہر کیا۔ سعید کی تنقید نہایت تباہ کن تھی: مغرب کا یہ دجالی بیانیہ محض معصوم علمی لغزشیں نہ تھیں بلکہ اقتدار اور طاقت کے اوزار تھے۔ ان کے ذریعے نوآبادیاتی تسلط، ثقافتی تکبر اور سیاسی مداخلت کو جواز فراہم کیا گیا۔ صدیوں سے جاری تہذیبوں کو تمثیلی خاکوں تک محدود کر کے مغرب نے اپنی اخلاقی تضادات اور تاریخی تشدد کو پوشیدہ رکھا۔

سعید کے مطابق مستشرقیت اسلام کو سمجھنے سے زیادہ مغربی بالادستی کو برقرار رکھنے کا ذریعہ تھی۔ وقت کا پہیہ آگے بڑھا، اور تاریخ نے ایک تلخ ستم ظریفی پیش کی۔ جب مسلمانوں کو مسلسل اخلاقی طور پر مشتبہ اور ثقافتی طور پر رجعت پسند قرار دیا جاتا رہا، تب مغرب کی اپنی اشرافیہ، وہی طبقہ جو اخلاقی اختیار اور برتری کا دعویٰ کرتا تھا، اب بے نقاب ہو چکا ہے۔ اپسٹین سے متعلق انکشافات نے احترام اور وقار کے چمکدار پردے کو چاک کر دیا۔ جو منظر سامنے آیا وہ محض ایک مجرم کا اسکینڈل نہ تھا، بلکہ ایک محفوظ نظام کی ساخت تھی جس میں دولت، اقتدار اور اثر و رسوخ باہم مل کر شکاریوں کو تحفظ فراہم کرتے رہے۔ کم سن لڑکیوں کی اسمگلنگ کی گئی، انہیں ورغلایا گیا، ان کا استحصال کیا گیا اور انہیں خاموش کرایا گیا اور یہ سب کسی دور دراز ''غیر مہذب'' خطے میں نہیں بلکہ مغربی اقتدار کے قلب میں ہوا۔ نجی طیارے، پُرتعیش حویلیاں، خفیہ جزیرے اور قانونی پردہ پوشیاں اس اخلاقی تعفن کا بنیادی ڈھانچہ تھے۔ دولت نے رسائی خریدی؛ اثر و رسوخ نے خاموشی خریدی؛ اقتدار نے استثناء خرید لیا۔ اپسٹین فائلز میں منظم درندگی اور ادارہ جاتی تحفظ مغرب کے اعلیٰ ترین حلقوں میں دکھائی دیتا ہے۔

سعید نے دکھایا تھا کہ مغرب نے اسلام کی مسخ شدہ تصویر گھڑ کر اپنی برتری کو قائم رکھا۔ اپسٹین کے انکشافات اس سے بھی زیادہ پریشان کن حقیقت سامنے لاتے ہیں: دنیا کو فضیلت کا درس دینے والی مغربی اشرافیہ نے اپنے مہذب ظاہر کے نیچے استحصال کی پرورش کی۔ اسلامی تعلیمات حیا، جواب دہی اور کمزوروں خصوصاً عورتوں اور نابالغ بچوں، بچیوں کے تحفظ پر زور دیتی ہیں (نکاح کے پاکیزہ بندھن اور خاندانی نظام کی مضبوطی کے ذریعے بھی، اور ریاستی سطح پر کیے گئے اقدامات کے ذریعے بھی)۔ مگر مسلمانوں کو تہذیب کے لیے خطرہ بنا کر پیش کیا گیا۔ دوسری جانب عالمی مالیات، سیاست، فنکاروں اور میڈیا کے معمار، جو دوسروں کو انسانی حقوق کا سبق دیتے رہے، انسانیت کو پامال کرنے والے ان جرائم میں شریک پائے گئے۔ اپسٹین کوئی مطرود فرد نہ تھا، وہ صدور، شہزادوں، ارب پتیوں اور مشاہیر کے حلقوں میں رچا بسا تھا۔ نجی طیارے، جنہیں بے شرمی سے ''لولیتا ایکسپریس'' کہا جاتا تھا، انتہائی کم سن لڑکیوں کو پُرتعیش املاک اور ایک خفیہ جزیرے تک لے جاتے تھے جو راز داری کے لیے مخصوص تھا۔ متاثرین نے بعد ازاں گواہی دی کہ انہیں بااثر مردوں کے درمیان اشیائے تجارت کی طرح منتقل کیا جاتا رہا۔ برسوں تک کچھ نہ ہوا۔ شکایات غائب ہو گئیں۔ تحقیقات رُک گئیں۔ استغاثہ نے حیران کن نرمی دکھائی۔ انصاف کا وہ نظام جو بے اختیار افراد کے لیے بے رحم ثابت ہوتا ہے، غیر معمولی طور پر امیر اور طاقتور کے لیے نرم ہوگیا۔ یہ نااہلی نہ تھی؛ یہ شراکت داری تھی۔ حتیٰ کہ اپسٹین کی وفاقی حراست میں خودکشی نے اس شخص کو خاموش کر دیا جو نام افشا کر سکتا تھا۔ مگر دستاویزات باقی رہیں، جو مراعات کے حصار میں محفوظ اور طاقت کے نشے میں سرشار، عالمی سطح پر اشرافیہ کی استحصال پر مبنی ثقافت کی تصدیق کرتی ہیں۔ ایک ایسی ثقافت جہاں ہر شے۔ جسم، خاموشی، انصاف- سب کی قیمت مقرر ہے۔ اور خریدار وہی لوگ تھے جو عالمی پالیسی تشکیل دیتے، میڈیا کے بیانیے پر کنٹرول رکھتے اور دنیا کو اخلاقیات کا درس دیتے رہے۔ یہی مغرب کے اخلاقی تھیٹر کا انہدام ہے۔ اپسٹین کی داستان اس بھیانک حقیقت کی بھی تصدیق کرتی ہے کہ برسوں تک مغرب نے دنیا کو دوسروں کی ''غیر اخلاقیت'' کے قصے سنا کر مصروف رکھا، جبکہ اُن کا اپنا حکمران طبقہ بند دروازوں کے پیچھے استحصال کو کمال تک پہنچا رہا تھا۔ اب کہانی کا رخ اندر کی طرف ہو چکا ہے۔ اور جو منظر سامنے آیا ہے وہ اخلاقی قیادت نہیں بلکہ اخلاقی افلاس ہے۔

جب اپسٹین فائلیں سامنے آئیں تو ایک حیران کن حقیقت بھی بے نقاب ہوئی ہے۔ ان دستاویزات میں اسلام کو بطور ایک مکمل نظامِ حیات کے سمجھنے اور اسلام کے نظامِ عدلِ اجتماعی کو قائم و نافذ کرنے کی جدوجہد کرنے والی جماعتوں کا ذکر غیر معمولی کثرت سے آیا، تقریباً چار سو مرتبہ۔ مگر یہ ذکر کسی جنسی اسکینڈل، کسی اخلاقی جرم یا کسی شیطانی عمل کے حوالے سے نہیں تھا۔ ان کا ذکر سیاسی اسلام (political Islam) کی قائل دینی جماعتوں اور تحاریک کے طور پر سامنے آیا جنہیں باطل نظام اپنے لیے خطرہ گردانتا ہے۔ اپسٹین کی افشا شدہ فائلوں میں ایسی دینی جماعتوں اور تحاریک سے خبردار کیا جا رہا ہے، اور اُن کے خلاف منصوبہ بندی، سازشوں اور نفسیاتی جنگ کا ذکر بھی موجود ہے۔ اپسٹین اسکینڈل نے یہ سوال پوری شدت سے اٹھا دیا ہے کہ انسان کی اصل تعریف کیا ہے؟ کیا وہ محض خواہشات کا مجموعہ ہے یا اخلاقی ذمے داری کا حامل ایک باوقار وجود؟ مغربی تہذیب نے آزادی کے نام پر حیوانیت کو فروغ دیا۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر امت مسلمہ اپنی فکری خودمختاری حاصل کر لے، اگر انسان اپنی اصل پہچان پا لے، تو نوآبادیاتی غلامی، استحصالی معیشت اور تہذیبی یلغار کا خاتمہ شروع ہو جائے گا۔ یہ فائلیں بتاتی ہیں کہ اصل اخلاقی بحران کہاں ہے اور اصل خطرہ کس کو کہاں سے لاحق ہے۔ شیطنت اور دجالیت کے ان نمائندوں، جس کا ایک مظہر اپسٹین اور اس کا نیٹ ورک تھا، درحقیقت اُن مومنینِ کامل سے خوف زدہ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے عطا کردہ نظام کو قائم اور نافذ کرنے کی جدوجہد کرنے میں تن، من، دھن لگا رہے ہیں۔ اے کاش کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حقیقی دشمنوں کا ادراک اور اُن کے خلاف منظم ہونے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین! بقول اقبال:

اپنی مِلّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمیؐ

ایپسٹین فائلز سے ثابت ہو گیا کہ انسانی زندگیاں وحی کے تابع نہ ہوں تو انسان حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

ایپسٹین فائلز میں ایسے لوگوں کے لیے بھی سبق ہے جو وحی، نکاح، پردہ اور خاندانی نظام کی مخالفت کرتے ہیں۔

نکاح اور گھر کے ادارے کو کمزور کرنے والی قانون سازیاں شیطان کے ایجنڈے کا حصہ ہیں۔

باطل نظام کے اندر رہتے ہوئے اہل ایمان کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ نظام کو بدلنے کی کوشش کریں۔

رمضان رحمتوں، برکتوں اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، اسے انٹرٹینمنٹ میں ضائع نہ کیا جائے۔

خصوصی پروگرام ''امیر سے ملاقات'' میں

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقائے تنظیم و احباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حمید

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: ایک بہت بڑا ایشو جس نے اس وقت پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے ایپسٹین فائلز کے نام سے سامنے آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے سرمایہ داروں اور اعلیٰ حکومتی عہدیداروں کو شیطانی اور دجالی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے لیے انہیں ایسی بدترین قسم کی فحاشی، زنا اور ظلم میں ملوث کیا گیا کہ شیطان بھی سن کر شرما گیا ہوگا۔ بدقسمتی سے ان فائلز میں بعض مسلم رہنماؤں کے نام بھی آرہے ہیں جو کہ پوری اُمت مسلمہ کے لیے باعث شرم ہے۔ یہ بتائیں کہ یہ کونسا مائنڈ سیٹ ہے اور کس قسم کا شیطانی نیٹ ورک ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر اُمت کا کوئی نہ کوئی فتنہ ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔ اس اُمت کے دو حصے ہیں: ایک اُمت اجابت ہے۔ یہ اُمت کا وہ حصہ ہے جس نے اللہ کے رسول ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان ہو گیا۔ دوسرا حصہ اُمت دعوت ہے، یعنی جس تک اسلام کی دعوت پہنچنا باقی ہے۔ اس طرح اس وقت دنیا میں جتنے بھی لوگ ہیں وہ حضور ﷺ کی اُمت میں شامل ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس اُمت کا بڑا فتنہ مال ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ میری اُمت کے مردوں کے لیے عورت کا فتنہ بھی بہت بڑا امتحان ہے۔ اس وقت دنیا میں ایپسٹن فائلز کی وجہ سے دنیا جس طرح حیران و پریشان ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کتنا بڑا فتنہ ہے۔ ایپسٹین فائلز میں جن مسلم رہنماؤں کے نام آرہے ہیں، ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعی مجرم ہیں البتہ جو رپورٹس سامنے آرہی ہیں اُن کے مطابق جیفری ایپسٹین ایسے جرائم میں ملوث تھا کہ جن کا ذکر کرنا بھی مشکل ہے۔ درحقیقت جب انسان کی زندگی وحی کی تعلیم کے تابع نہ رہے اور دل میں خوفِ خدا نہ ہو تو بڑی بڑی ڈگریوں اور بڑے بڑے مقام اور مرتبے والے لوگ بھی حیوانوں سے بدتر ہو جاتے ہیں۔ ایپسٹن فائلز سے یہ بات عیاں ہو گئی۔ ایک طرف اسلامی تہذیب ہے، جہاں نکاح اور حیا کی حفاظت کی بات ہوتی ہے، جہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا کردہ شریعت کے مطابق عورت کی عزت، عصمت اور حیا کی حفاظت کا پورا نظام عطا کیا گیا۔ جہاں غیر محرم مردوں اور عورتوں کے لیے مخلوط ماحول میں رہنے کی ممانعت ہے۔ جہاں بالغ ہوتے ہی نکاح کو ترجیح دی جاتی ہے تاکہ نفسانی خواہشات انسان کو گناہ میں ملوث نہ کریں۔ لیکن بدقسمتی سے آج مغرب کی دیکھا دیکھی ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو کہتے ہیں کہ کم عمر کی شادی بہت بڑا ظلم ہے۔ بعض مادر پدر آزاد خیال لوگ تو نکاح کے خلاف بھی بات کرتے ہیں۔ اُن کے نزدیک جو عورت نکاح کے ذریعے اپنی حیا اور عصمت کی حفاظت کرے اور اپنے گھر کو جنت نظیر بنا دے وہ Backward اور دقیانوس ہے اور جو بے پردہ ہو کر ہزار لوگوں کے سامنے مسکراہٹیں بکھیرے وہ ایڈوانس ہے۔ اسی طبقہ میں میرا جسم میری مرضی جیسے نعرے بھی لگتے ہیں، وحی کی مخالفت بھی کی جاتی ہے۔ ایپسٹین فائلز میں ایسے لوگوں کے لیے سبق ہے کہ اصل ظلم، جہالت اور دقیانوسیت کس چیز میں ہے اور حیا، عزت اور عورت کی حفاظت کس نظام میں ہے۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ وحی کی تعلیم کے بغیر جتنی بھی ترقی ہے وہ گندگی کا ڈھیر بن چکی ہے۔ اقبال نے کہا تھا ؎

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپائدار ہوگا

اسی طرح ایپسٹین فائلز کی وجہ سے یہود کی عیاری و چالاکی بھی دنیا کے سامنے آچکی ہے۔ اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد کا اس سارے معاملے میں ملوث ہونا بھی سامنے آگیا ہے اور دنیا کو پتا چل گیا کہ کس طرح اس شیطانی کھیل کے ذریعے دنیا کے بڑے بڑے لوگوں کو بلیک میل کر کے صہیونی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ حقیقت میں شیطانی اور دجالی ایجنڈے کی تکمیل کا معاملہ ہے۔ شیطان اسی بات کی طرف دعوت دیتا ہے جیسا کہ قرآن میں فرمایا:

﴿یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ﴾ (البقرۃ:169)

''وہ (شیطان) تو بس تمہیں بدی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔''

اس کے برعکس رحمٰن کی دعوت کیا ہے؟ ہر جمعہ کے خطبہ میں ہم اس دعوت کو سنتے ہیں: ﴿وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ج﴾ (النحل:90) ''اور وہ روکتا ہے بے حیائی' برائی اور سرکشی سے۔''

اطلاعات یہ بھی ہیں کہ ایپسٹین فائلز میں ڈونلڈ ٹرمپ کا نام سامنے آنے کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی ایک تقریر میں مذہب کی طرف لوٹنے، اور رجوع الی اللہ کی بات کی ہے۔ ایپسٹین فائلز میں جو کچھ ٹرمپ کے متعلق کھل کر سامنے آیا ہے وہ بھی انتہائی شرمناک ہے۔ ممکن ہے مذہب کی طرف رجوع کا اعلان ایک نیا پینترا ہو یا پھر واقعتاً مغرب میں مذہب کی واپسی کی طرف ایک قدم ہو۔ دلوں کے حال اللہ جانتا ہے۔ اللہ ان کو توبہ کی توفیق دے۔ اللہ کی طرف رجوع میں ہی بھلائی اور خیر کا واحد راستہ ہے۔ زندگیاں وحی کی تعلیم کے تابع نہیں ہوں گی تو

پھر ایسے مسائل جنم لیں گے، بے پناہ دولت، شہرت اور ٹیکنالوجی بھی معاشروں کو اس تباہی سے بچا نہیں پائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش میں ہی بنی آدم کو بتادیا تھا:

﴿فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝﴾ (البقرۃ)

''تو جب بھی آئے تمہارے پاس میری جانب سے کوئی ہدایت' تو جولوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لیے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ حزن سے دوچار ہوں گے۔''

انسان کو واقعتاً انسان وحی کی تعلیم بناتی ہے۔

آج اُمت مسلمہ کے پاس قرآن جیسی عظیم نعمت ہے، رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ہیں، ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا تک قرآن وسنت کی تعلیمات کو پہنچائیں۔ آج مغرب کے سیانوں کو بھی اندازہ ہو گیا ہے کہ وحی کی مخالفت پر پروان چڑھنے والے معاشرے کس قدر تباہی سے دوچار ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ صدر بش اسٹیٹ آف دی یونین ایڈریس میں یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ خدا کے واسطے نکاح کرو، گھروں کو آباد کرو، باراک اوبامانے لائیو ٹیلی کاسٹ میں قوم سے اپیل کی کہ خدا کے واسطے اپنے گھروں کو مضبوط کرو۔ مضبوط گھرانہ مضبوط سوسائٹی کی ضرورت ہے اور مضبوط سوسائٹی مضبوط امریکہ کی ضرورت ہے۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ سابق امریکی صدر بل کلنٹن کو یہاں تک کہنا پڑا کہ اگر ہماری یہی حرکتیں (نکاح کی مخالفت، مادر پدر آزادی کے نعرے، گھر کے ادارے کو ختم کرنا وغیرہ) جاری رہیں تو عنقریب ہماری قوم کی عظیم اکثریت ان بچوں پر مشتمل ہوگی جو والد کی شناخت سے محروم ہوں گے۔ آج ایپسٹین فائلز کے سامنے آنے کے بعد اگر ڈونلڈ ٹرمپ مذہب کی طرف لوٹنے کی بات کر رہا ہے تو اس سے ہماری آنکھیں بھی کھل جانی چاہئیں۔

سوال: پاکستان میں حال ہی میں ایک قانون بنایا گیا ہے کہ 18 سال سے کم عمر میں کوئی شادی ہوگی تو وہ غیر قانونی قرار پائے گی۔ اس پر ہمارے دینی طبقہ نے ردعمل دیا کہ شریعت نے بالغ ہونے کے بعد نکاح کی گنجائش رکھی ہے اور اس گنجائش پر قدغن لگانا غیر شرعی طرزِ عمل ہوگا۔ اس پر ہمارا لبرل اور سیکولر طبقہ کافی شور مچا رہا ہے، این جی اوز، اسمبلی اور پارلیمنٹ میں بھی واویلا مچا لیکن جب ایپسٹین فائلز میں کم عمر بچیوں کو جنسی ہوس کا نشانہ بنانے کی رپورٹس سامنے آئیں تو یہی سیکولر اور لبرل طبقہ خاموش کیوں ہو گیا؟

امیر تنظیم اسلامی: ہمارا سیکولر اور لبرل طبقہ جس مغرب کی پیروی کر رہا ہے اُس کا اصل چہرہ اب کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ نے ہمارے گناہوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ دنیا آج گلوبل ولیج کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ نیویارک اور لندن کے معاملات الگ اور کراچی یا ڈھاکہ کے الگ ہیں۔ یہ سارے فتنے گلوبل ہیں۔ ہمیں اللہ سے رجوع کرنا چاہیے، توبہ استغفار کرنا چاہیے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اُس نے ہمیں اسلام جیسی نعمت عطا فرمائی جس میں حیا اور عصمت کی اہمیت ہے، پردے اور نکاح کی اہمیت ہے۔ اس میں ہماری نسلوں کی

ایپسٹین فائلز کے ذریعے سارا شیطانی کھیل سامنے آ گیا کہ کس طرح حکومتوں میں بیٹھے اعلیٰ عہدیداروں کو بلیک میل کر کے اسرائیلی مفادات کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔

حفاظت بھی ہے اور ہمارے لیے سکون قلب کا باعث بھی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں اللہ نے فرمایا:

﴿لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا﴾ (الروم: 21) ''تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔''

اس کے برعکس شیطانی تہذیب کے راستے پر چلنے والے لوگ سکون قلب سے بھی محروم ہیں، اولاد کی محبت سے بھی محروم ہیں، وہ اس قدر ذہنی اور نفسیاتی مسائل کا شکار ہو چکے ہیں کہ منشیات اور خودکشیوں کی شرح بڑھ رہی ہے۔ ہمیں اپنے ماں باپ کو دیکھنے اور ان سے دعائیں لینے کا موقع میسر ہے لیکن مغربی تہذیب اس نعمت سے بھی محروم ہو چکی ہے۔ آج اگر امریکی صدر کو سمجھ آ رہی ہے تو ہمارے دیسی لبرلز اور سیکولرز کو بھی آ جانی چاہیے۔

سوال: کچھ عرصہ قبل ہی ہمارے خاندانی نظام پر ایک اور حملہ بھی کیا گیا ہے جس کے مطابق بیوی کو گھور کر دیکھنا بھی جرم ہے اور اس پر بیوی تھانے میں رپورٹ کر سکتی ہے۔ کیا اب گھر گھر میں کیمرے لگائے جائیں گے اور اگر کوئی شوہر اس جرم میں تھانے یا جیل جائے گا تو کیا واپس آ کر وہ بیوی کو گھر میں رکھے گا، اس وجہ سے طلاقوں کی شرح بڑھ نہیں جائے گی؟ اس قسم کے جاہلانہ اقدامات کا ہدف اور مقصد کیا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: صحیح مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان روزانہ سمندر پر اپنا دربار لگاتا ہے اور اس کی چیلے آ کر بتاتے ہیں کہ ہم نے آج فلاں شخص کو گمراہ کیا، فلاں کو نیکی سے روکا، فلاں کو فلاں گناہ میں دھکیلا وغیرہ۔ شیطان اُن سب کی بات سنتا ہے لیکن سب سے زیادہ اپنے اس چیلے سے خوش ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ میں نے آج میاں بیوی میں جدائی ڈال دی۔ یعنی شیطان کا سب سے بڑا ہدف میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا، طلاقیں کروانا اور بستے ہوئے گھروں کو اُجاڑنا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گھروں کو توڑنے، طلاق کی راہیں ہموار کرنے اور خاندانی نظام کو ملیامیٹ کرنے کے لیے جو لوگ قانون سازیاں کر رہے ہیں وہ کس کے ایجنڈے کو پورا کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ بھی اسی طرح گندگی کا ڈھیر بن جائے جس طرح آج مغرب گندگی کا ڈھیر بن چکا ہے۔ کسی نے کہا کہ مغرب خلائی جنگ کے لیے تیار بیٹھا ہے لیکن زمین پر پاؤں نہیں ہیں۔ جب نکاح کا مقدس بندھن نہیں ہوگا، گھر اور خاندان کا نظام نہیں ہوگا تو زمین پر سے پاؤں اکھڑ جائیں گے۔ اسی وجہ سے آج اوباما بھی کہہ رہا ہے اور کلنٹن بھی کہہ رہا ہے کہ شادیاں کرو، گھروں کو آباد کرو کیونکہ مضبوط گھر مضبوط سوسائٹی اور مضبوط سوسائٹی مضبوط امریکہ کی ضرورت ہے۔ آفس میں بوس اپنی سیکرٹری کو گھورے، ڈانٹ دے تو اس پر کوئی قانون نہیں ہے لیکن اگر شوہر بیوی کو گھورے تو اس پر فردِ جرم عائد ہو جائے گی۔ یہ دراصل گھر کے ادارے کو توڑنے کا شیطانی ایجنڈا ہے جس کی تکمیل ہو رہی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم شوہروں کو ظلم کی اجازت دے رہے ہیں۔ احادیث کے واضح الفاظ ہیں:

((اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ)) ''اپنی عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو!''

بہرحال دنیا میں دو ہی دعوتیں ہیں۔ ایک رحمٰن کی دعوت ہے اور ایک شیطان کی دعوت ہے۔ رحمن کے ماننے والوں کو تو اس پر بند باندھنے کی ضرورت ہے۔ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے اور شتر مرغ کی طرح ریت میں سر دے کر بیٹھ رہنے کا فائدہ نہیں۔ ایسے قوانین کے خلاف مشترکہ آواز اُٹھانے اور قانونی چارہ جوئی کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے حکمرانوں کو بھی سوچنا چاہیے کہ کل اللہ کو جواب دینا ہے۔ اللہ کے پوچھے گا کہ تم کس کی دعوت کو قبول کر کے آئے ہو: رحمان کی یا شیطان کی تو اس وقت کیا جواب ہوگا۔ شیطان کی پیروی کرنے والے تو سب جہنم میں ہوں گے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

سوال: انڈیا سے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان غیر اسلامی اور طاغوتی نظام میں رہ رہا ہے تو اس کے لیے اس نظام کے اندر پھلنا پھولنا، کاروبار کرنا جائز نہیں ہے۔ وہ مولانا مودودیؒ کا بھی حوالہ دیتے ہیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ طاغوتی نظام کے تحت ملازمت حاصل کرنا بھی درست نہیں ہے۔ تنظیم اسلامی کا اس حوالے سے کیا موقف ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے دورۂ ترجمۂ قرآن کے دوران سورۃ الاعراف کے دوسرے رکوع کے بیان میں بھی اور دیگر مقامات پر بھی ایک اصولی بات بیان فرمائی تھی کہ ایک ایسا ملک جہاں شریعت نافذ نہ ہو تو اس کا نظام سورۃ المائدہ کی آیات 44، 45 اور 47 کی روشنی میں کافرانہ، ظالمانہ اور فاسقانہ ہے۔ سورۃ لقمان کی آیت 13 کی روشنی میں ظلم کا لفظ شرک کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے لہٰذا ایسا نظام مشرکانہ بھی ہو گا جہاں شریعت نافذ نہیں ہوگی۔ ایسے ماحول میں کہ جب اللہ کا دین غالب نہ ہو تو اہل ایمان پر سب سے بڑی ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ وہ اس نظام سے کم سے کم استفادہ کریں اور زیادہ سے زیادہ اپنی توانائیاں، محنتیں اور صلاحیتیں اللہ کے دین کے نفاذ کے لیے لگائیں۔ کیونکہ اگر دین غالب نہیں ہوگا، ہم دین کے اجتماعی تقاضوں کو پورا نہیں کرسکیں گے۔ باطل نظام کے اندر رہتے ہوئے بھی زندہ رہنے کے لیے خوراک اور دیگر ضروریات کی حاجت ہوتی ہے، لیکن اس نظام سے استفادہ کرتے ہوئے تعیشات میں پڑ جانا، دنیا اور دولت کے حصول میں زندگی کھپا دینا کسی صورت جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنا دنیا و آخرت کی تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا﴾ (التحریم:6) ''اے اہل ایمان! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اُس آگ سے۔''

تنظیم اسلامی کی قرارداد تاسیس کا پہلا جملہ یہ ہے کہ دین کا اصل مخاطب فرد ہے۔ دین کا نفاذ اپنی ذات سے شروع ہوگا۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرماتے تھے کہ اگر پانچ چھ فٹ کے وجود پر اسلام نافذ نہیں ہے تو کروڑوں کی آبادی والے ملک پر اسلام کو کیسے غالب کریں گے؟ سب سے پہلے اپنے انفرادی معاملات کو ٹھیک کرنا پڑے گا اس کے بعد دوسروں کو دعوت دینے کی باری آئے گی۔ اصولی طور پر اس وقت جبکہ دین مغلوب ہے تو ہماری ذمہ داریوں سب سے پہلے اپنی ذات اور پھر اجتماعی سطح پر اللہ کے دین کے نفاذ کی جدوجہد کرنا فرض ہے۔ یہی ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیے ورنہ باطل نظام کی کشش ہمیں اپنی طرف کھینچے گی تو ہم کھنچتے چلے جائیں گے اور اس ترجیح کو بھول جائیں گے۔ مولانا مودودیؒ کی رائے میں باطل نظام کے تحت سرکاری نوکری کرنا جائز نہیں۔ لیکن حقیقت میں دیکھا جائے تو کوئی بھی اس نظام کے اثرات سے بچا ہوا نہیں ہے، ہم جو ہر چیز پر ٹیکس دیتے ہیں وہ بھی اسی نظام کو سپورٹ کرتا ہے۔ اسی طرح حدیث کے الفاظ ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ جو بندہ سود سے بچنے کی کوشش کرے گا وہ بھی سود کے غبار سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ اس لحاظ سے ہم میں سے کوئی بھی آج محفوظ نہیں ہے۔ تاہم اپنے دائرہ کار کو دیکھتے ہوئے ہمیں زیادہ سے زیادہ حلال پر اکتفا کرنا ہے اور حرام سے بچنے کی کوشش کرنی ہے۔ ایسی صورت میں ڈاکٹر صاحبؒ قرآن کی اس آیت: ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ط﴾ (البقرۃ: 173) ''پھر جو کوئی مجبور ہو جائے اور وہ خواہش مند اور حد سے آگے بڑھنے والا نہ ہو تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔'' کی روشنی میں فرماتے تھے کہ اگر دین سے بغاوت کا ارادہ نہ ہو اور حلال میسر نہ ہو تو اپنی جان بچانے کے لیے گنجائش موجود ہے۔ جس باطل، طاغوتی، مشرکانہ اور کافرانہ نظام میں ہم سانس لے رہے ہیں، اس میں ہمارے کپڑوں پر بھی سود لگ کر آ رہا ہے، ہر چیز میں سود کا غبار موجود ہے۔ ہم سب ہی متاثر ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبؒ فرماتے تھے کہ ان حالات میں اس کا کفارہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اس نظام کو بدلنے کی جدوجہد کریں، اپنی جان اور مال اسی مقصد کے لیے لگائیں۔ اگر نظام بدل گیا تو الحمدللہ، نہیں بدلا تو تب بھی روزِ قیامت ہم اللہ کے سامنے معذرت پیش کرسکیں گے کہ یا اللہ ہم مجبور تھے، اس مجبوری کی وجہ سے باطل نظام سے کم سے کم اور کراہیت کے ساتھ استفادہ کیا اور زیادہ سے زیادہ اپنی جان، مال اور صلاحیت کو تیرے دین کے غلبے کے لیے لگایا۔

> **رمضان رحمتوں، برکتوں اور بخشش کا مہینہ ہے، اسے کھانے پینے اور شور شرابے اور کھیل تماشے میں ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ دن کے روزے اور رات کے قیام کے ذریعے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔**

سوال: کیا دیانت دار اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والے افراد کو حکومت اور ریاستی اداروں میں نہیں ہونا چاہیے؟ کیونکہ اگر وہ باطل نظام کی وجہ سے اپنے منصب چھوڑ دیں گے تو ان کی جگہ کوئی اللہ کا دشمن آ جائے گا اور وہ ملک اور دین کا زیادہ نقصان کرے گا۔ کیا کہیں گے؟

امیر تنظیم اسلامی: جہاں پر باطل نظام ہو وہاں زندہ رہنے کے لیے کام تو کرنا ہی پڑے گا۔ دیانتدار اور اللہ کا خوف رکھنے والے افراد کا سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں کام کرنا ویسے بھی امتحان سے کم نہیں ہوتا۔ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں موجود ایسے افراد اگر مخلوق خدا کی بھلائی کے لیے دیانتداری سے کام کریں گے تو اللہ کے ہاں اجر پائیں گے۔ بھارت کے تناظر میں اگر بات کی جائے تو پہلے بھی اس حوالے سے ہم پروگرام کر چکے ہیں کہ وہاں کے مسلمانوں کو قرآن کی دعوت کو عام کرنا چاہیے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے مکی دور میں قرآن کے ذریعے دعوت کا کام کیا ہے۔ بھارت کے مسلمان بھی ایسے ہی حالات سے گزر رہے ہیں لہٰذا انہیں اس سنت رسول ﷺ پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ قرآن سے جڑنے کی بدولت اللہ کرے گا کہ فرقہ واریت بھی کم ہو جائے گی کیونکہ قرآن اس کی تاثیر رکھتا ہے۔ فرمایا:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص﴾ ''اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو مل جل کر اور تفرقے میں نہ پڑو۔''

یہی قرآن تھا کہ جس نے اوس وخزرج کو متحد کر دیا تھا جو اس سے پہلے ہمیشہ آپس میں لڑتے آئے تھے۔ ماشاء اللہ بھارت میں قرآن کی دعوت کی وجہ سے بہت سے غیر مسلم اسلام بھی قبول کر رہے ہیں۔ جب ایک بڑا مقصد مسلمانوں کے سامنے ہوگا تو مسلکی معاملات پیچھے چلے جائیں گے۔ جیسا کہ تنظیم اسلامی کا منہج ہے کہ لوگوں کو قرآن کے ساتھ جوڑو اور اقامت دین کی جدوجہد جیسے بڑے مقصد کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔ یہ ویژن بھارت کے مسلمانوں کو بھی اپنانا چاہیے۔ دنیا کا اصول ہے کہ جہاں ہم اقلیت میں ہوتے ہیں وہاں ہمارا متحد ہونا ضروری ہوتا ہے۔ یہ اتحاد مسلمانوں کو قرآن سے جڑنے سے ملے گا، صاحب قرآن ﷺ کی سیرت سے ملے گا اور اقامت دین کی جدوجہد سے ملے گا جس کے لیے جماعتی زندگی اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے: ﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝﴾ (محمد) ''اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا۔''

سوال: کیا یہ ممکن نہیں کہ تنظیم اسلامی رجوع الی القرآن کورس شام کے اوقات میں بھی شروع کرے تاکہ مجھ جیسے یونیورسٹی سٹوڈنٹس جو مجبوراً وہاں پڑھ رہے ہیں، وہ بھی اس میں داخلہ لے سکیں؟ (حارث، لاہور)

امیر تنظیم اسلامی: ایسے نوجوانوں کی ہم تعریف کرتے ہیں کہ کم ازکم انہیں یہ فکر ہے کہ ہم نے قرآن سیکھنا ہے لیکن یونیورسٹی میں داخلہ لیا تو پڑھنا تو پڑھے گا ہی۔ تعلیم حاصل کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ رجوع الی القرآن کورسز محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے 1980ء میں شروع کیے تھے۔ اب تنظیم اسلامی اور انجمن ہائے خدام القرآن کے تحت پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں ہو رہے ہیں۔ ابتدا میں یہ کورس دو سال کا تھا۔ پھر ایک سال میں مکمل ہونے لگا اور اب ماشاء اللہ ساڑھے نو یا 10 ماہ میں مکمل ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس کا نصاب کافی ضخیم ہوتا ہے اور اس کے لیے ذہن کا تازہ ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی چھ گھنٹے کی پڑھائی کر کے یا آٹھ گھنٹے کی جاب کر کے آئے گا تو اس کے لیے شام کو یہ کورس کرنا کافی مشکل ہوگا۔ اس لیے ان کورسز کا وقت ہم نے صبح 8 یا 9 بجے سے لے کر 1 بجے دوپہر یا نماز ظہر تک رکھا ہے۔ ایسی صورتحال میں پہلی تجویز یہ ہے کہ رجوع القرآن کورس کرنے کے لیے 10 ماہ کی فراغت حاصل کی جائے۔ بہت سے لوگ ایسا کرتے بھی ہیں۔ اگر ایسا ممکن نہیں ہوسکتا تو پھر کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ اس لیے ہم نے شام کے اوقات میں کچھ شارٹ کورسز بھی جاری رکھے ہیں جن میں رجوع الی القرآن کورس کا بڑا حصہ پڑھایا جاتا ہے۔ مثلاً اس میں عربی گرائمر قرآن فہمی کے لیے پڑھایا جاتا ہے، منتخب نصاب پڑھایا جاتا ہے، سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کروایا جاتا ہے۔ تجوید اور ناظرہ قرآن کی مشق بھی کروائی جاتی ہے۔ شام 4 بجے یہ کلاسز شروع ہوتی ہیں اور ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہتی ہیں۔ کہیں ہفتے کی شام کو بھی ہوتی ہیں اور کہیں اتوار کی صبح کو بھی ہوتی ہیں۔ صبح کو یونیورسٹی میں پڑھنے والے یا جاب کرنے والے احباب ان کورسز میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ایسے تمام بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ ہماری تنظیم کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر تمام کورسز کی تفصیلات کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے علاوہ قرآن اکیڈمی کراچی کی ویب سائٹ (www.quranacademy.edu.pk) پر بھی یہ تفصیلات مل جائیں گی۔ اس کے علاوہ ہمارے آن لائن کورسز میں بھی حصہ لیا جا سکتا ہے۔ کراچی کے سینٹر میں رجوع الی القرآن کورس صبح کے وقت آن لائن بھی ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ کئی لوگ آن لائن کورسز میں بھی حصہ لے رہے ہیں۔

سوال: رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ ماشاء اللہ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام پورے پاکستان میں سینکڑوں مقامات پر نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمہ قرآن اور بعض مقامات پر خلاصہ مضامین قرآن کروایا جاتا ہے تاکہ لوگ نمازِ تراویح میں جو قرآن سنیں اس کے متعلق انہیں معلوم بھی ہو جائے کہ قرآن اُن سے کیا کہہ رہا ہے۔ اس طرح رمضان میں پورا قرآن ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ مکمل ہو جاتا ہے۔ اب اس حوالے سے تنظیم اسلامی نے جو فردر ویلیو ایڈیشن کی ہے وہ کیا ہے؟ نیز یہ بھی بتائیے کہ ہمارے معاشرے میں افطار کے بعد رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر جو کچھ ہوتا ہے یا راتوں میں مارکیٹوں میں رش ہوتا ہے، کرکٹ میچز ہوتے ہیں۔ پھر اس مرتبہ ورلڈ کپ بھی رمضان میں پلان ہو رہا ہے۔ ان سب چیزوں کا رمضان سے کیا تعلق ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: اگرچہ ورلڈ کپ کو منعقد کرانے میں پاکستان کا اتنا رول نہیں ہوگا کیونکہ بہرحال ICC میں ہندو حضرات زیادہ ہیں۔ ہر دوسرے برس رمضان میں کوئی نہ کوئی بڑا ایونٹ ہو رہا ہوتا ہے اور پاکستان اور بھارت کی ٹیمیں اس میں شامل ہوتی ہیں۔ اب تو بنگلہ دیش اور افغانستان کی ٹیمیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ درحقیقت یہ کفار کی پرانی روش رہی ہے۔ فرمایا:

﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝٢٦﴾ (حٰم السجدۃ)

”اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ مت سنو اس قرآن کو اور اس (کی تلاوت کے دوران) میں شور مچایا کرو تاکہ تم غالب رہو۔“

مکہ مکرمہ میں جو کافر اور مشرک تھے ان کو اتنا یقین تھا کہ جس نے قرآن سن لیا، اس کو سمجھ آ گئی تو بدل جاتا ہے۔ لہٰذا لوگوں کو قرآن سننے سے روکنے کے لیے کفار نے ایک منصوبہ بنایا اور ناچ گانے کی محفلیں سجانے لگے۔ شور پیدا کرنے کا مقصد یہی تھا کہ لوگ قرآن نہ سن سکیں۔ اب یہی کچھ ہمارے بڑے شہروں میں بھی ہو رہا ہے، رمضان میں ساری رات کرکٹ میچ چل رہا ہے، فلڈ لائٹس لگی ہوئی ہیں اور لوگ ان تماشوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ایک رواج بن گیا کہ ساری رات مارکیٹوں میں کھانے پینے والوں کا رش لگ گیا۔ ٹی وی پر رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر بھی لوگوں کو مصروف رکھا جا رہا ہے۔ وہ چینلز بھی جو پورا سال 24 گھنٹے میں کوئی ایک آدھا گھنٹہ بھی دین کا پروگرام نشر نہیں کرتے وہاں بھی رمضان میں دس گھنٹے کی ٹرانسمیشن چل رہی اور پیچھے سرمایہ دار کا پیسہ لگا ہوا ہے، اس نے اپنی پروڈکٹ بیچنی ہے۔ حالانکہ اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں رمضان کی راتیں قیام اللیل میں بسر ہوتی تھیں۔ ہمارے لوگوں کو چونکہ عربی زبان نہیں آتی اس لیے ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے نمازِ تراویح کے درمیان دورۂ ترجمہ قرآن اور خلاصۂ مضامین قرآن کا سلسلہ شروع کیا تاکہ لوگوں کو پتا تو چلے کہ قرآن میں کیا کہا جا رہا ہے۔ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے روزِ محشر روزہ روزہ دار کی سفارش کرے اور کہے گا یارب! اس نے دن بھر تیرے لیے روزہ رکھا، تو اس کی بخشش قبول فرما۔ قرآن کہے گا یارب! اس نے تیری خاطر رات کو جاگ کر تلاوت کی لہٰذا تو اس کی بخشش کو قبول فرما۔ رمضان رحمتوں، برکتوں اور بخشش کا مہینہ ہے، اسے کھانے پینے اور شور شرابے اور کھیل تماشے میں ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ دن کے روزے اور رات کے قیام کے ذریعے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دورہ ترجمہ قرآن کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ رمضان میں پورے قرآن کی تلاوت، ترجمہ اور تشریح مکمل ہو جائے گی۔ اس دورہ کی بدولت بہت سے لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب آتا ہوا ہم نے دیکھا ہے۔ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام پاکستان بھر میں تقریباً 150 مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرامز ہوں گے، جن کی لوکیشن اور دیگر معلومات تنظیم کی ویب سائٹ پر بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے رفقاء نے ایک موبائل ایپ بھی ڈویلپ کی ہے جس میں پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی دورہ ترجمہ قرآن یا خلاصہ مضامین قرآن ہو رہے ہیں ان کی لوکیشن اور دیگر تفصیلات آپ کو آسانی سے مل جائیں گی۔ اکثر مقامات پر خواتین کے لیے بھی شرکت کا باپردہ انتظام ہے۔ اس کے علاوہ ایپ پر لائیو سیشن بھی دستیاب ہوگا۔ ان شاء اللہ! ❁❁❁

فائلز نے مغرب کا اصل شیطانی چہرہ سب کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے اور یہ بھی دکھا دیا ہے کہ صیہونی اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کس حد تک جا سکتے ہیں: رضاء الحق

اپسٹین فائلز درحقیقت طاقت کی کہانی ہے جس کے ذریعے سیاست، معیشت اور پھر معاشرت کو کنٹرول کیا گیا: ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

جیفری اپسٹین: مغرب کے شیطانی چہرے کا ایک مظہر

پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہارِ خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: اپسٹین فائلز کی کم و بیش 30 لاکھ سے زائد فائلز پر مشتمل ڈیٹا اب تک منظر عام پر آ چکا ہے۔ یہ جو تصاویر، ڈاکومنٹس اور ویڈیوز سامنے آئی ہیں ان کے بارے میں آپ کا کیا تجزیہ ہے؟

رضاء الحق: اپسٹین فائلز کا براہِ راست تعلق شیطان اور شیطان کی پوجا کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ بنیادی طور جیفری اپسٹین پر اس کے کرتوت پہلی مرتبہ 1990ء کی دہائی میں سامنے آئے، جن میں ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ اپسٹین کی کچھ ملاقاتیں بھی شامل تھیں۔ اپسٹین کا پورا نیٹ ورک دو چیزوں کی بنیاد پر کھڑا تھا۔ بنیادی طور پر اپسٹین ایک فائنینسیر تھا۔ یعنی یہ لوگوں کو رقوم بھی دیتا تھا اور سیاسی لابنگ بھی کرتا تھا۔ پھر یہ کہ جو نئی ٹیکنالوجی سامنے آتی اُس میں یہ اپنا حصہ ضرور ڈالتا تھا حتیٰ کہ بٹ کوائن کا جب آغاز ہوا تو اس کے بڑے سرمایہ کاروں میں سے ایک تھا۔ میرے خیال میں اس بات پر بھی آئندہ ایک بہت بڑا دھماکہ ہونے والا ہے کیونکہ کرپٹو کرنسی کے فروغ میں اس بدبخت کا انتہائی اہم کردار رہا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ گھناؤنا اور بہیمانہ کام اس کا یہ تھا کہ یہ نوعمر بچیاں سیکس کے لیے مہیا کرتا تھا۔ امریکہ میں بھی اور دیگر ممالک میں بھی۔ کچھ مسلم ممالک کے حکمرانوں کے نام بھی سامنے آئے ہیں۔ لیکن اس حوالے سے کوئی فیصلہ صادر کرنا ابھی ناممکن ہے۔ بہر حال اپسٹین اور اس کا گروپ نوعمر بچیوں کو ورغلاتے اور اُن کی سمگلنگ کرتے تھے۔ پھر ان کی گرومنگ کرتے تھے۔ اور اُنہی بچیوں میں سے کچھ کو اُن لوگوں کے ہاتھ بیچ دیتے تھے جو اس طرح کی شیطانی سرگرمیوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ اپسٹین بنیادی طور پر بروکلن کے ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوا تھا اور اس کے بارے میں کہا یہ جا رہا ہے کہ مبینہ طور پر یہ موساد کا یعنی اسرائیل کا ایک جاسوس تھا۔ اپسٹین فائلز کی تعداد 60 لاکھ بتائی جاتی ہے جن میں سے 30 لاکھ فائلز تو سامنے آ چکی ہیں۔ اس میں تین ہزار کے قریب ویڈیوز ہیں، ٹریول لاگز، ہوٹل کی بلنگز، لیگل اور کورٹ ڈاکومنٹس، تصاویر اور کُل ملا کر اسی طرح کا 300 جی بی پر مبنی ڈیٹا ایف بی آئی اور امریکی محکمہ انصاف نے جاری کیا ہے۔ جس کے باعث دنیا کی کئی اہم شخصیات مصیبت میں پھنس چکی ہیں۔

مرتب: محمد کلیم قادر

برطانیہ کا وزیر اعظم بھی اس کے جال میں پھنسا ہوا ہے۔ اس کے قریبی ساتھی اس کا ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔ پھر یو اے ای کی ایک شہزادی نے خانہ کعبہ کے غلاف کے ٹکڑے، خاص طور پر غلاف کا وہ حصہ جو خانہ کعبہ کے دروازے پر ہوتا ہے اور جہاں پر قرآنی آیات لکھی ہوتی ہیں، اگرچہ اُس کے ٹکڑے ساری دنیا کو بھیجے جاتے ہیں، لیکن اس بدبخت کو اس کے کرتوت ظاہر ہونے کے باوجود دو ٹکڑے تحفے میں دیئے گئے۔ یو اے ای کا اس وقت جو تعلق اسرائیل کے ساتھ بن چکا ہوا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ سے شروع کریں، برطانیہ کے شاہی خاندان کو دیکھیں، امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی اہم شخصیات اور بڑی کمپنیوں کے مالکان کی بات کریں، یہ سب کسی نہ کسی طرح اس کی شیطانی و دجالی سرگرمیوں میں شراکت دار دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی تصاویر بھی ہیں، ان کی ویڈیوز بھی ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی ایک ایسی ویڈیو بھی موجود ہے جس میں وہ اپسٹین کے نیٹ ورک کی ایک نائیکہ کو چھوٹی بچیوں کو خریدنے کے لیے چیک دے رہا ہے۔ انہی کم عمر بچیوں کی گرومنگ کی جاتی تھی۔ اور وہ آگے چل کے مزید اہم شخصیات جس میں سیاستدان اور دیگر اہم عہدہ داران بھی ہیں، فلم اور موسیقی کی انڈسٹری کے بڑے نام بھی موجود ہیں، سب کو اپنے جال میں پھنساتا تھا۔ اگر آپ اس کا تجزیہ کریں تو بات یہ سامنے آتی ہے کہ یہ ایک ایسا باقاعدہ نیٹ ورک تھا جو دو چیزوں پر کھڑا ہوا تھا: پیسہ اور پیسے کے ساتھ انڈر ایج سیکس کے ذریعے ان اہم شخصیات کو بلیک میل کرنا۔ اُن کے ذریعے اپنے کام نکلوانا اور یہ پھر سرکل بڑھتا گیا۔ 2005ء میں اس کے خلاف انکوائری ہوئی کہ اس نے ایک خاتون کی انتہائی کم عمر بہنوں کی برہنہ تصاویر بنا رکھی ہیں۔ اُس پر سیکس ٹریفکنگ کا مقدمہ بنا اور عدالت میں مضحکہ خیز طور پر چلا جس کے نتیجے میں اُس نے 2008ء میں پلی بارگین کر لی۔ اس کے بعد سے یہ آزاد رہا، اس کے پیچھے بڑے طاقتور لوگ تھے۔ پھر 2019ء میں اس کے خلاف دوبارہ سیکس ٹریفکنگ اور انڈر ایج بچیوں کی فراہمی کا مقدمہ چلا اور اُسے گرفتار کر لیا گیا۔ 2019ء میں ہی اُس نے جیل میں خودکشی کر لی، جو ہمارے نزدیک اُسے خاموش کرنے کی ایک واردات تھی۔ اب جو فائلیں سامنے آئی ہیں تو مغرب کا اصل شیطانی چہرہ سب کے سامنے بے نقاب ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: درحقیقت یہ طاقت کی کہانی ہے جس کے ذریعے سیاست، معیشت اور پھر معاشرت پر کنٹرول کیا گیا۔ جب آپ بین الاقوامی اداروں کو کنٹرول کرتے ہیں تو پھر آپ کہاں کہاں کس کس

طریقے سے اپنی مرضی کی تبدیلیاں لاتے ہیں۔ اگر ان کے مالیاتی ریکارڈ دیکھیں تو پھر آپ دنیا کے بہت بڑے بڑے لوگوں کو بلیک میل کر سکتے ہیں۔ یہ بین الاقوامی ڈیپ سٹیٹ کا آلہ کار تھا۔

سوال: اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے تین ڈبلیوز کا استعمال کرتی ہے: وومن، ویلتھ اور وائن۔ کہا یہ جا رہا ہے کہ یہ موساد کے لیے کام کر رہا تھا۔ آپ کا کیا تجزیہ ہے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: اس کا غالب امکان ہے کہ یہ موساد کے لیے کام کر رہا ہوگا۔ لیکن میں اس سے بھی آگے سمجھتا ہوں کہ ایک انٹرنیشنل ڈیپ سٹیٹ ہوتی ہے جو کسی بھی ملک کے مفادات سے بالاتر ہوتی ہے وہ بین الاقوامی طور پر مکمل کنٹرول کے لیے دنیا پر غلبہ رکھتی ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ انٹرنیشنل ڈیپ سٹیٹ کے لیے کام کرتا تھا۔ اس میں عالمی ادارے اور مالیاتی تنظیموں کے مالکان، میڈیا اور فلم انڈسٹری کے بڑے نام آتے ہیں۔ ان کی نجی زندگی، ان کی سیاسی زندگی، ان کی مالیاتی زندگی، ان کی جنسی زندگی سمیت سب کو استعمال کر کے یہ بلیک میل کرتا تھا۔ ان فائلز کو عام کرنے کے ذریعے یہ بھی تو ممکن ہے کہ چند سو لوگوں کی قربانی دے کے پوری دنیا میں باقی بکروں کو پیغام دے دیا گیا ہو کہ سر اٹھانے کی جرات نہ کرنا ورنہ اگلی باری تمہاری آئے گی۔ اس کی موت بھی پُراسرار کہانی ہے۔ وہ تمام کے تمام سی سی ٹی وی کیمرے اس وقت کیسے بند ہو گئے؟ وہ گارڈز اسی وقت سونے کے لیے کیوں چلے گئے؟ ریکارڈ سارے کا سارا غائب کیوں ہو گیا؟ یہ ساری باتیں بتاتی ہیں کہ اُس نے کس طرح کی خودکشی کی ہے۔ اب خواہ وہ ڈیپ سٹیٹ کے لیے کام کرتا تھا یا موساد کا ایجنٹ تھا دونوں صورتوں میں جو نتائج ہوں گے اُن کے باعث شدید قسم کے قانونی اور اخلاقی بحران پیدا ہوں گے۔ لوگوں کا اپنے سرکردہ عمائدین سے اعتماد اٹھ جائے گا، قانون سے اعتماد اُٹھ جائے گا۔ انٹرنیشنل ڈیپ سٹیٹ نے یقینی طور پر اسے ایسی گارنٹی دی ہوئی تھی کہ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ تم نے ہمارے مفادات کے لیے کام کرنا ہے۔

سوال: جس طرح کی اپسٹین کے حوالے سے تفصیلات سامنے آ رہی ہیں اس سے تو ایسے لگتا ہے کہ اس کی پوری زندگی کی کوئی ڈاکومنٹری بن رہا تھا۔ اس سارے سکینڈل میں جن لوگوں کے نام آ رہے ہیں کیا ان کے اوپر کوئی کیس بھی چل رہا ہے اور کیا وہ انصاف کے کٹہرے میں کھڑے ہوتے نظر آتے ہیں؟

رضاء الحق: مجھے تو کٹہرے میں کھڑے ہوتے ہوئے نہیں دکھائی دیتے۔ کیونکہ وہ اتنے طاقتور لوگ ہیں کہ زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ وہ معافی مانگیں گے اور شاید چند اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیں گے۔ کچھ کے

> یہ بات تقریباً ثابت شدہ ہے کہ جیفری اپسٹین اسرائیل یعنی موساد کا ایجنٹ تھا۔

خلاف شاید کارروائی ہو بھی جائے لیکن وہ ایک فیصد قربانی کے بکرے ہوں گے۔ اپسٹین کی زندگی اگر ڈاکومنٹ ہو رہی تھی تو کون کر رہا تھا؟ اس کا مطلب ہے کہ بلیک میلر کو بلیک میل کرنے والے بھی موجود تھے، یہی وہ صہیونیت کی ڈیپ سٹیٹ ہے۔ ڈیپ سٹیٹ کسی ایک شخص کا نام نہیں ہے بلکہ گزشتہ 500 برس کے دوران دنیا کو چلانے والا ڈھانچہ ہے۔ ایک حدیث میں فتنہ دھیماء کا تذکرہ آتا ہے جو ایسے دھوئیں جیسا ہوگا کہ حق و باطل کی تمیز انتہائی مشکل ہو جائے گی۔ سب سے اعتماد اٹھ جائے اور پھر ایک شخص کھڑا ہو کر اعلان کرے گا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں (معاذ اللہ) جس پر لوگ اعتماد کریں گے۔ حقیقت میں وہ مسیح الدجال ہوگا۔

سوال: اپسٹین فائلز میں شواہد کتنے ٹھوس اور مضبوط ہیں۔ کیا ان کی بنیاد پر کسی کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے یا محض یہ الزامات کا مجموعہ ہے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: ہمارے پاس اپنی کوئی ریسرچ تو ہوتی نہیں، نہ ہمارے پاس وسائل ہوتے ہیں کہ وہاں تک پہنچ سکیں۔ ہمیں ایک دھاگے کا سرا پکڑا دیا جاتا ہے۔ آپ جب اس دھاگے کے سرے کو کھولتے کھولتے آخر تک پہنچتے ہیں تو سرا وہاں رکھا ہوتا ہے جہاں وہ آپ کو پہنچانا چاہتے ہیں۔ اب یہاں تحقیقات ہو رہی ہیں کون تحقیقات کر رہا ہے؟ وہ آپ کو وہ سرے پکڑا رہے ہیں جہاں تک آپ کو وہ پہنچانا چاہتے ہیں۔

سوال: اس میں ہالی وڈ، بالی وڈ اور میوزک انڈسٹری کے لوگوں کے بھی نام آئے ہیں۔ وہ ان لوگوں کو شامل کر کے کیا فائدے حاصل کرنا چاہتا تھا؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: ہمیں طاقت کے جدید ماڈل کو سمجھنا ہوگا۔ اب طاقت کے استعمال کا طریقہ کار بدل چکا ہے۔ دنیا میں سیاست اور معیشت کے بعد سب سے بڑی سافٹ پاور فلم اور موسیقی ہے جس کے ذریعے نظریات اور بیانیہ بدلا جاتا ہے۔ ہمارے پڑوس میں سونیا گاندھی نے کہا تھا کہ ہم نے نظریۂ پاکستان کو خلیج بنگال میں ڈبو دیا ہے۔ اس طریقے سے وہ سافٹ پاور کے ذریعے نظریے کو بدلنے کا کام کرتے ہیں۔ اب اس میں سب سے پہلے اخلاقی حدود کی پامالی ہوتی ہے۔ جیسے بچیوں کو ڈانس سکھایا جاتا ہے ظاہر ہے وہ ذہن سازی ہو گی تو والدین بچوں کو آرٹ کے لیے بھیجیں گے۔ پھر نئی اخلاقی اقدار عام کر دی جاتی ہیں۔

ایک چیز جو چند سال پہلے ہمارے لیے سوچنا بھی محال تھی کہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے اور آج وہ چیز ہم اپنے تعلیمی اداروں میں، سڑکوں پر، گلیوں میں عام دیکھ رہے ہیں تو سوچیں کہ مغرب میں اس کا عالم کیا ہوگا۔ یہی میڈیا، یہی موسیقی، یہی فلم انڈسٹری فیشن کا اور رویوں کا تعین کرتی ہے کہ گھروں میں آپ کے رویے کیسے ہوں گے۔ جوائنٹ فیملی چلے گی کہ ہر کوئی علیحدہ رہے گا۔ میڈیا اس حد تک اثر انداز ہوتا ہے کہ ہمارے پڑوسی ملک کے ایک ایکٹر (شاہ رخ خان) کے نام پر ایک عرب مسلم ملک (UAE) میں ٹاورز بن رہے ہیں۔ اُس کے بہت بڑے بڑے مجسمے بنائے جا رہے ہیں یعنی اسے دیوتا کی طرح ایک مسلم ملک میں پوجنے کی مہم چل رہی ہے۔

سوال: کیا غزہ پیس پلان اور غزہ بورڈ آف پیس کا حصہ بننے والے دیگر مسلم ممالک کے سربراہان بھی اپسٹین کی بلیک میلنگ کا شکار ہوئے ہیں؟

رضاء الحق: ملاقاتیں کچھ کی ثابت ہیں۔ مثلاً سعودی ولی عہد کی ایک ملاقات ثابت ہے لیکن اس کے بعد کیا ہوا یہ کسی کے علم میں نہیں ہے۔ اگر کسی نے کسی سے ملاقات کی اور اس نے اس کو کوئی آفر بھی کی ہو، اس نے انکار کر دیا یہ بھی تو ممکن ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ نام آئے ہیں۔ کچھ مسلمانوں کے اور بھی آنے کا اندیشہ ہے۔ دونوں اینگلز ممکن ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مجبور کیے گئے ہوں تاکہ وہ غزہ بورڈ آف پیس کے خلاف نہ ہو جائیں۔ ہمارے نزدیک غزہ بورڈ آف پیس باقیوں کے لیے تو فائدہ مند ہو

گا لیکن اس میں فلسطین کے لوگوں، فلسطین کی سرزمین، مسجد اقصیٰ کی حرمت کے حوالے سے کچھ نہیں ہے۔ اس

ایپسٹین فائلز کی تحقیقات اُنہی کے حوالے کر دی گئی ہیں جو اس دھندے میں ملوث رہے ہیں۔

میں اسرائیل کے لیے سب کچھ ہے، اسرائیل کے معاونین ہیں اُن کے لیے سب کچھ ہے، اردگرد کے جو ممالک ہیں ان کے لیے اس میں بہت کچھ موجود ہے۔ اس میں پیسہ بھی بہت ہے اور سرمایہ کاری بھی بہت سارے آپ کو نظر آئیں گے۔

سوال: ایپسٹین فائلز کے ذریعے منظر عام پر آنے والے جو بھی کردار ہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کبھی انصاف کے کٹہرے میں آئیں گے یا اس سارے سکینڈل کا حشر بھی اُن فائلز جیسا ہوگا جو وکی لیکس اور پانامہ لیکس کا ہوا تھا؟

رضاء الحق ایک جگہ تو خیر سب کی پکڑ ہوگی وہ آخرت میں ہے۔ دنیا کے حوالے سے اگر دیکھیں تو جس مقصد کے تحت ایپسٹین فائلز جاری کی گئیں اُن کو پورا کیا جائے گا لیکن حال وکی لیکز اور پانامہ لیکس وغیرہ جیسا ہی ہوگا۔ پرانے بتوں کی جگہ نئے بت تراشے جائیں گے اور دنیا کو بتایا جائے گا کہ اب ان کی پوجا کرنی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض سربراہان کو بلیک میل کرنے کے لیے یہ حربہ اختیار کیا گیا ہو۔ اب بظاہر یہ دکھائی دیتا ہے کہ اس وقت کوشش کی جا رہی ہے کہ طاقت اسرائیل کی طرف منتقل کر دی جائے۔ اس میں آپ کی معاشی طاقت، عسکری طاقت، سیاسی طاقت اور بین الاقوامی فیصلہ سازی کی طاقت سب شامل ہیں۔ اور اب وہ حدیث بھی یاد رکھیں جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال کے بارے میں تھا کہ اس کو ہر مومن پہچان لے گا کہ اس کے ماتھے پر ''ک ف ر'' لکھا ہوا ہے جسے ہر پڑھا لکھا یا ان پڑھ مومن پڑھ کر اُسے پہچان لے گا۔ ہم یہ نہ بھولیں کہ یہودی پروٹوکولز جو تقریباً سوا صدی قبل منظر عام پر آئے تھے اور اُن کو سازشی تھیوری ثابت کرنے کے لیے مغرب اور اسرائیل ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے ہیں، اُن میں درج ہے کہ جب ہمارے ''بادشاہ'' کے آنے کا وقت قریب ہوگا تو صہیونیوں کا پہلا ہدف یہی سیکولر، لبرل، ملحد اور جدت پسند سائنسدان ہوں گے، کیوں کہ دنیا میں طاقت اور قبضہ اُن کو دیا گیا تھا۔ لہٰذا جب اُن سے جو حاصل کرنا تھا وہ کر لیا جائے گا تو پہلے اُنہی کو نشانہ بنایا جائے گا۔ آپ دیکھ لیں گے کہ ایپسٹین فائلز میں کتنی بڑی تعداد میں ایسے نظریات کے حامل لوگ شامل ہیں۔ بہرحال عالمی صہیونی ڈیپ سٹیٹ ایک خاص مقصد کے تحت معاملہ چلا رہی ہے اور گریٹر اسرائیل کے قیام، مسجد اقصیٰ کے انہدام اور تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر کے منصوبوں پر عمل کر رہی ہے۔ لہٰذا عالم اسلام اور اُس کے لیڈروں کو انتہائی احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس شیطانی اور دجالی فتنے سے محفوظ رکھے۔ آمین یارب العالمین!

❁❁❁

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاالحق: مرکزی ناظم نشرواشاعت اور ترجمان تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: معروف سکالر اور موٹیویشنل سپیکر

میزبان: وسیم احمد: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

ہفت روزہ ندائے خلافت میں ''ضرورت رشتہ'' کے اشتہار سے متعلق ہدایات

قواعد وضوابط

(1) ندائے خلافت میں بنیادی طور پر رفقاء ورفیقات تنظیم یا ان کے قریبی رشتہ داروں کے ''ضرورت رشتہ'' کے اشتہار شائع کیے جاتے ہیں۔

(2) فی اشتہار 500 روپے ہدیہ وصول کیا جائے گا۔ رقم نقد مکتبہ خدام القرآن یا بنک اکاؤنٹ (0062 871003) مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، دبئی اسلامک بنک، پیکو روڈ لاہور کے ذریعے وصول کی جائے گی۔

(3) رفقاء ورفیقات کے قریبی رشتہ داروں مثلاً بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی وغیرہ کے ضرورت رشتہ کے لیے بھی یہی اصول اور ریٹ کارفرما ہوگا۔

(4) ایسے خواتین وحضرات جن کو تنظیم کے ذمہ داران Recommend کریں، کا اشتہار شائع کیا جائے گا۔

(5) ایسے اشتہارات شائع نہیں کیے جائیں گے جن میں ذات پات کی پابندی یا دنیوی عہدے یا حیثیت کو شرط بنایا گیا ہو۔ نیز اشتہار میں اس بات کا تذکرہ بھی لازماً ہوگا کہ دینی مزاج کے حامل گھرانے سے رشتہ درکار ہے۔

(6) کسی میرج بیورو کا اشتہار شائع نہیں ہوگا۔

(7) اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

روزہ اور رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت سے واقفیت کے لیے

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کے دو کتابچے ---- خود پڑھیے اور احباب کو تحفتاً پیش کیجیے:

① عظمت صیام وقیام رمضان مبارک

قیمت: -/100 روپے

حدیث قدسی فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ کی روشنی میں

② عظمتِ صوم

قیمت: -/50 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور

K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 3-35869501(042)

maktaba@tanzeem.org ☏ 0301-1115348

رمضان کو کیسے قیمتی بنائیں؟

فرید اللہ مروت

ہر چیز کی تیاری اس کے آنے سے پہلے ہوتی ہے۔ مثلاً مہمان کی آمد ہو تو اس کے آنے کے بعد نہیں، آنے سے پہلے تیاری ہوتی ہے۔ اسی طرح رمضان المبارک بھی بہت ہی معزز مہمان ہے، اس کی قدردانی کے لیے پہلے سے مکمل تیاری اور منصوبہ بندی کرنا چاہیے۔

دنیا میں مالی تجارت کو فروغ دینے کے لیے تاجروں نے کچھ ایام مخصوص کر رکھے ہوتے ہیں۔ جبکہ رب تعالیٰ نے ایمانی تجارت کو فروغ دینے کے لیے کچھ ایام مختص کیے ہوئے ہیں۔ سب سے عظیم اور بابرکت ایام رمضان المبارک کے ہیں۔ رب کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایمان کی حالت میں ماہِ رمضان کی برکتوں سے مستفید ہونا نصیب فرمائے۔ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک سے پہلے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے: ''تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آ رہا ہے پس تم اس کے لیے تیاری کرو۔'' (کنز العمال)

ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''رمضان المبارک کی پہلی رات میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا، اور ایک منادی صدا لگاتا ہے: ''اے خیر کے طالب! متوجہ ہو جا اور اے شر کے طالب باز آ جا۔'' (ترمذی)

اس مختصر کالم میں کچھ اعمال کا ذکر مقصود ہے کہ ہم رمضان المبارک سے فائدہ کیسے اٹھا سکتے ہیں، اس کی بابرکت گھڑیوں میں ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو کیسے سمیٹ سکتے ہیں؟ اس مبارک مہینے میں اپنے گناہوں کو معاف کروا کر جنت کے حق دار کیسے بن سکتے ہیں۔ ذیل میں کچھ اعمال کا تذکرہ کرتے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم حقیقی طور پر رمضان المبارک سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں:

(1) اخلاص

رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں کو صرف وہی شخص سمیٹ سکتا ہے جو روزہ رکھنے، تراویح پڑھنے، قرآن کریم کی تلاوت کرنے، صدقہ و خیرات کرنے اور دیگر تمام فرضی و نفلی عبادات کرنے میں مقصود و مطلوب صرف اور صرف رضائے الٰہی کو رکھے۔ ہر حال میں نیت کی درستی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو مدنظر رکھے۔

رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: ''اعمال (کی قبولیت) کا دارومدار نیتوں پر ہی ہے۔'' (بخاری)

(2) دلوں کی صفائی

رمضان المبارک کی برکتوں سے مستفید ہونے کے لیے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دلوں کو پاک صاف کر لیں۔ دل کے اندر حسد، بغض، کینہ، نفرت، تعصب اور عداوت نہیں ہونی چاہیے۔ جب تک دل میں یہ غلیظ بیماریاں رہیں گی تب تک دل میں نیکی، تقویٰ اور خلوص کا نور نہیں سما سکے گا۔ ہر کام برکت سے خالی رہے گا۔

صحابی رسول ﷺ حضرت سعد ؓ 30 سال کی عمر میں مسلمان ہوئے اور 36 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ ان کی وفات پر جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور اللہ کے نبی ﷺ کو یہ خبر سنائی کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہے، اس کی روح کے استقبال کے لیے عرش جھوم اُٹھا ہے۔ ستر ہزار فرشتے ان کے جنازے میں آسمانوں سے زمین پر اترے۔ ان تین عظیم الشان فضائل کے اسباب بھی حضرت سعد ؓ کے تین اعمال تھے۔ ایک صحابیؓ نے جب حضرت سعد ؓ سے پوچھا تو انہوں نے تین اعمال بتلائے تھے:

(1) ''میں نے کسی بھی مسلمان کے متعلق دل میں کینہ نہیں رکھا۔''

(2) ''اور نہ ہی میرے دل میں (کسی کے بارے میں) کوئی گرہ اور کھوٹ ہے۔''

(3) ''میں نے کسی بندے سے ایسی کسی بھی چیز پر حسد نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی ہو۔'' (الترغیب والترہیب)

(3) گناہوں سے توبہ

رمضان المبارک میں کرنے والے اہم ترین کاموں میں سے ایک ''ترکِ منکرات'' ہے، یعنی ہر قسم کے ظاہری و باطنی گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ رمضان المبارک سے فائدہ اُٹھانے کے لیے بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے گناہوں سے پکی اور سچی توبہ کریں۔ اگر ہم گناہوں میں لت پت رمضان المبارک میں داخل ہوں گے تو ہم سے رمضان کے عبادات ٹھیک سے نہیں ہو پائیں گے۔ رمضان سے پہلے اپنے سروں پر لادی ہوئی گناہوں کی گٹھڑی اُتار پھینکیں، یعنی توبہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ سے پکی سچی توبہ کرو ممکن ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری برائیوں کو دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔'' (التحریم: 8)

فیصل بن عیاض ؒ فرمایا کرتے تھے: ''گناہوں کو چھوڑے بغیر توبہ کرنا، جھوٹے لوگوں کی توبہ ہوتی ہے۔'' (احیاء علوم الدین: 1/ 313)

ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ رمضان المبارک سے پہلے پہلے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر کے رمضان میں داخل ہو تا کہ اپنے نفس کا مقابلہ ٹھیک سے کر سکے اور عبادتِ رب اچھے طریقے سے کر سکے۔

(4) فضولیات اور لغویات سے اجتناب

رمضان المبارک کی قدردانی کے لیے صرف گناہوں سے نہیں بلکہ فضول اور لغو کاموں اور باتوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ یعنی وہ کام جس کا دینی و دنیاوی کوئی فائدہ نہ ہو لیکن ہم ایسے کاموں کی وجہ سے اپنے قیمتی وقت کو برباد کرتے ہیں جو خسارے اور نقصان کا باعث ہیں۔

رمضان میں فضول کاموں کو چھوڑ کر زیادہ سے زیادہ وقت عبادات کے لیے نکالیں۔ مثلاً اخبار بینی، ڈائجسٹ، میگزین، ناول، افسانے پڑھنے میں غرق رہنا۔ شعر و شاعری، ٹی وی، انٹرنیٹ میں مصروف رہنا، موبائل پر کی جانے والی فضول چیٹنگ، آؤٹنگ کے نام پر پکنک، تفریحات، دوستوں کے ساتھ رات دیر تک گپ شپ یا گلیوں میں کرکٹ کھیلنا، ہوٹلوں میں کھانا پینا، ان کاموں سے رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے میں بچنا چاہیے اور یہی وقت زیادہ سے زیادہ نیک اعمال میں صرف کرنا چاہیے۔

(5) تنظیم اوقات

رمضان المبارک سے فائدہ لینے کے لیے اوقات کی پلاننگ بہت ضروری ہے۔ سحری کے لیے کب اٹھنا

ہے؟ اللہ کے محبوب بندوں میں شامل ہونے کے لیے سحری کے وقت تہجد، تسبیحات، دعاؤں کا اہتمام کرنا، پھر یہ کہ اشراق، چاشت، اوابین کا اہتمام کرنا بھی ضروری ہے۔ فرض و نفل نمازوں کا اہتمام، تراویح کا اہتمام افطاری کا اہتمام، سونا، جاگنا، ان تمام کاموں کا خوب ذوق و شوق اور رغبت و سبقت کے ساتھ اہتمام کر کے ہم رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ کارآمد بنا سکتے ہیں اور قیمتی لمحات کو ضائع ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

اپنے اسلاف کی طرح وقت کی قدر کیجیے اور اسے غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قیمتی بنائیے۔

(6) زبان، کان اور آنکھ کا جائز استعمال

رمضان المبارک سے ہم تب ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب پیٹ کے روزے کے ساتھ ساتھ اپنی زبان، کانوں اور آنکھوں کا بھی روزہ رکھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بے ہودہ باتوں اور بے ہودہ کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو ان کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔“ (صحیح بخاری)

اپنی زبان کو جھوٹ سے، غیبت سے، فحش گفتگو سے بچائیں۔ اپنی آنکھوں کو بدنظری سے، اپنے کانوں کو ناجائز باتوں اور ساز و موسیقی سے دور رکھیں۔ تب ہی روزہ فائدہ مند ہو سکتا ہے، ورنہ سارا دن بھوکے پیاسے رہنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

(7) تلاوت قرآن مجید

رمضان المبارک نزول قرآن کریم کے سالانہ جشن کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ کا تعارف ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہی کرایا ہے۔ فرمایا: ”رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔“ (البقرۃ:185) اس لیے اس مہینہ کی قرآن کریم کے ساتھ گہری مناسبت پائی جاتی ہے۔ اسی مہینہ میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ بھی رمضان میں جبرائیل امین علیہ السلام کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرماتے تھے۔ (بخاری)

سلف صالحین کا بھی اس مہینے میں کثرت سے قرآن کریم پڑھنے کا معمول رہا ہے۔

☆ امام شافعی ؒ رمضان میں 60 مرتبہ قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء:10/ 30)

☆ امام مالک ؒ رمضان میں حدیث کی کلاس نہیں لگاتے تھے۔ فرماتے: یہ قرآن کا مہینہ ہے مجھے بس قرآن پڑھنے دو۔ (سیر اعلام النبلاء:4/ 51)

ہمیں بھی اس ماہ مقدس میں زیادہ سے زیادہ اوقات قرآن کریم کی تلاوت کے لیے فارغ کرنے چاہییں اور جب بھی فارغ وقت میسر آئے تو کلام اللہ کو پڑھنے میں مشغول ہو جائیں۔

(8) زکوٰۃ، صدقات اور خیرات کی کثرت

رمضان المبارک کو فائدہ مند بنانے کے لیے زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھرپور اہتمام کریں۔ فرض زکوٰۃ کے علاوہ نفلی صدقات و خیرات کا بھی رمضان المبارک میں خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ سیدنا ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ سخاوت میں اور بھی بڑھ جاتے تھے۔“ (بخاری)

ایک اور جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو۔“ (مسند احمد)

صدقہ صرف جسمانی و قلبی بیماریوں کا ہی علاج نہیں ہے بلکہ معاشرتی بیماریوں کا بھی علاج ہے۔

(9) رمضان المبارک میں بازاروں سے پرہیز

رمضان المبارک شروع ہونے سے پہلے اپنی تمام تر شاپنگ اور خریداری شعبان کے مہینے میں پوری کریں۔ رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں کو شاپنگ مال اور مارکیٹ کی نذر کرنا، جس کی وجہ سے روزہ، نماز، تراویح متاثر ہوتی ہو اور مبارک اور عظیم راتیں بازاروں میں گزارنی پڑ جائیں، نقصان کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ رمضان جیسے عظیم مہینے کی سخت ناقدری ہے جس میں عوام و خواص مبتلا نظر آتے ہیں۔ لہٰذا اس کوتاہی سے بچنے کے لیے گھر کا راشن اور دیگر سودا سلف رمضان سے پہلے خرید لیں۔

(10) دنیوی مصروفیات کو محدود رکھیں

خود کو رمضان سے پہلے ہر اس کام سے فارغ کرنے کی حتی الامکان کوشش کی جائے جو کرنا ضروری نہیں یا کم از کم رمضان میں ضروری نہیں۔ مثلاً گھر کی تعمیر و مرمت وغیرہ کی مصروفیات کو نہ چھیڑا جائے۔ کاروباری مصروفیات کو حتی الوسع محدود اور مختصر کیا جائے۔ سال بھر میں دفتر اور ملازمت سے ملنے والی ایسی چھٹیاں جو آپ کا استحقاق ہے رمضان میں استعمال کرنے کی کوشش کریں، تاکہ خوب یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت اور رجوع الی اللہ کیا جا سکے۔ آخری عشرہ میں خود کو فارغ کر کے مکمل دس دن یا کم از کم کچھ ہی دن اعتکاف کا ارادہ کر لیں۔ شب قدر جیسی عظیم اور بابرکت رات کو پانے کا مضبوط ارادہ اور کوشش کریں۔

(11) اہداف کا تعین

رمضان المبارک کے مہینے میں اپنے لیے کچھ اہداف اور ٹارگٹ مقرر کر لینے چاہئیں۔ مثلاً:

(1) تراویح اور دورۂ ترجمہ قرآن میں شرکت کرنا۔

(2) دوست احباب کو بھی نماز تراویح میں لے کر جانا۔

(3) پورا مہینہ تکبیر اولیٰ اور پہلی صف میں نماز باجماعت کا اہتمام۔

(4) ایک سے زیادہ مرتبہ قرآن کو ختم کرنا۔

(5) فرائض کے ساتھ نفل نمازوں کی ادائیگی کا بھی اہتمام کرنا۔

(6) صدقہ و خیرات کی کثرت کرنا۔

(7) ہر قسم کے گناہ اور بری عادتوں کو چھوڑنے کا ارادہ اور اُس کی کوشش کرنا۔

(8) دعاؤں کا خوب اہتمام کرنا۔

(9) چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، کام کاج کے دوران اپنی زبان کو اللہ کے ذکر اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے سے تر رکھنا۔

(10) روزہ رکھ کر فضول کاموں یا فارغ بیٹھ کر وقت کے ضیاع سے بچنا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں رمضان المبارک کی قدر کرنے، زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے اور برے اعمال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

❀❀❀

سانحہ ارتحال

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد ؒ کے ساتھیوں میں سینئر ساتھی اور معاون خصوصی امیر تنظیم اسلامی محترم سید نسیم الدین خالق حقیقی سے جا ملے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاَدْخِلْهُ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا

اسلامی ملک اور حالیہ بم دھماکے: اصل مسئلہ کہاں ہے؟

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

اسلام آباد میں حالیہ بم دھماکوں نے ایک بار پھر اس تلخ حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے کہ پاکستان کو درپیش خطرات محض سکیورٹی نوعیت کے نہیں بلکہ نظریاتی، اخلاقی اور ریاستی سمت سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ دھماکے کسی ایک ادارے، شہر یا فرد پر حملہ نہیں بلکہ ریاست کی اساس، اس کے نظریے اور عوام کے حوصلے پر براہِ راست وار ہیں۔

یہاں بنیادی سوال یہ نہیں کہ ہم مزید کتنی سختی کریں، بلکہ یہ ہے کہ ہم کس بنیاد پر سختی کریں؟ اسلامی اسٹیٹ اور محض ہارڈ اسٹیٹ کے فرق کو یہی مقام واضح کرتا ہے۔ اسلامی ریاست میں دہشت گردی صرف قانون شکنی نہیں بلکہ فساد فی الارض ہے، جس کے بارے میں قرآن واضح اعلان کرتا ہے:

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ﴾ (المائدہ: 33)

”یہی ہے سزا اُن لوگوں کی جو لڑائی کرتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول سے اور زمین میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں۔“

حالیہ بم دھماکے اسی فساد کا تسلسل ہیں، جن کے پیچھے وہی عناصر سرگرم ہیں جو پاکستان کو نظریاتی طور پر کمزور، معاشی طور پر مفلوج اور داخلی طور پر تقسیم دیکھنا چاہتے ہیں۔ افغانستان میں سرگرم پاکستان مخالف گروہ، بھارتی خفیہ نیٹ ورکس، اور بعض علاقائی و بین الاقوامی مفادات یہ سب اسی زنجیر کی کڑیاں ہیں۔ اسلامی اسٹیٹ کا امتیاز یہ ہے کہ وہ دہشت گردی کو صرف بندوق سے نہیں بلکہ فکر، نظام اور عدل سے ختم کرتی ہے۔ محض ہارڈ اسٹیٹ وقتی خوف تو پیدا کر سکتی ہے، مگر پائیدار امن نہیں۔ اس کے برعکس اسلامی ریاست:

- عدلِ اجتماعی کے ذریعے محرومیوں کا خاتمہ کرتی ہے
- واضح دشمن اور واضح دوست کی پہچان رکھتی ہے
- ریاستی رٹ کو اخلاقی جواز کے ساتھ نافذ کرتی ہے
- اور سب سے بڑھ کر، تشدد کو نظریاتی طور پر ناجائز ثابت کرتی ہے۔

حالیہ بم دھماکوں کا مقصد عوام میں خوف پھیلانا، ریاست پر عدم اعتماد پیدا کرنا اور سکیورٹی اداروں کو دباؤ میں لانا ہے۔ لیکن اسلامی ریاست میں ریاست اور عوام کا رشتہ خوف پر نہیں بلکہ اعتماد اور امانت پر قائم ہوتا ہے۔ جب عوام یہ جان لیں کہ ریاست انصاف کے ساتھ کھڑی ہے تو دہشت گرد اپنی سب سے بڑی طاقت یعنی خوف ہی کھو بیٹھتے ہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں پاکستان کو فیصلہ کن طور پر یہ طے کرنا ہوگا کہ ہم ردِعمل کی ریاست بنیں گے یا نظریاتی ریاست؟

اسلامی اسٹیٹ کا تقاضا ہے کہ حالیہ بم دھماکوں کو محض ”سکیورٹی بریک ڈاؤن“ نہ کہا جائے بلکہ انہیں اعلانِ جنگ سمجھا جائے یعنی ایسے دشمن کی جانب سے جو نہ پاکستان کے وجود کو مانتا ہے، نہ اس کے نظریے کو۔ اسی لیے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ:

- دہشت گردی کے خلاف جنگ کو ایمان، قانون اور ریاست تینوں کی جنگ بنایا جائے
- بیرونی آقاؤں، نام نہاد ثالثوں اور دوغلی پالیسیوں سے مکمل لاتعلقی اختیار کی جائے
- اور ملی بیانیہ واضح کیا جائے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، جس میں فساد کی کوئی گنجائش نہیں
- اسلامی ریاست کی کم سے کم چار بنیادوں کو مستحکم کیا جائے جو کہ سورۃ الحج کی درج ذیل آیت میں بیان ہوئی ہیں:

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿41﴾ ﴾ ”وہ لوگ کہ اگر انہیں ہم زمین میں تمکّن عطا کر دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔ اور تمام امور کا انجام تو اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔“

حالیہ بم دھماکے ہمیں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ اگر ریاست نے اپنی سمت درست نہ کی تو دشمن حملے کرتا رہے گا۔ لیکن اگر ریاست اسلامی اصولوں پر مضبوطی سے کھڑی ہوگئی تو نہ بم ہمارے حوصلے توڑ سکیں گے نہ سازشیں ہمیں تقسیم کر سکیں گی کیونکہ طاقت جب ایمان سے جڑ جائے تو ریاست نہیں، قلعہ بن جاتی ہے۔

ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ دنیا ایک تیز رفتار تبدیلی کے دور سے گزر رہی ہے جہاں محض عسکری، معاشی یا سفارتی طاقت کسی ریاست کی بقا کی ضمانت نہیں رہی۔ ایسے ماحول میں وہی ریاستیں دیرپا استحکام حاصل کرتی ہیں جو طاقت کو اخلاق، عدل اور اصولوں کے تابع رکھتی ہیں۔ اسلام ایک ایسا ہمہ گیر نظامِ حیات پیش کرتا ہے جو ریاست کو صرف طاقتور نہیں بلکہ عادل، باوقار اور جواب دہ بناتا ہے۔ یہی اسلامی اسٹیٹ کا جوہر ہے۔ فیلڈ مارشل عاصم منیر کی قیادت میں پاکستان نے بدلتے عالمی نظام میں جس تدبر، توازن اور بصیرت کا مظاہرہ کیا، وہ محض اسٹریٹیجک ذہانت نہیں بلکہ اسلامی اصولِ حکمت (Wisdom)، مصلحت اور قومی مفاد کے امتزاج کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ واشنگٹن، بیجنگ، ریاض اور تہران کے ساتھ بیک وقت تعلقات کا قیام دراصل اسی قرآنی اصول کی عملی صورت ہے:

﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا ﴾ (البقرہ:143)

”اور (اے مسلمانو!) اسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک اُمتِ وسط بنایا ہے۔“

اسلامی اسٹیٹ کی بنیاد توازن، عدل اور ذمہ دارانہ قیادت پر ہوتی ہے، نہ کہ اندھی طاقت یا جبر پر۔

دنیا میں جب واحد سپر پاور اپنی عالمی ذمہ داریوں سے پیچھے ہٹ رہی ہے تو درمیانی قوتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ محض عسکری قوت کے بجائے اخلاقی اقتدار (Moral Authority) قائم کریں۔ پاکستان نے اسی سمت قدم بڑھایا۔ داخلی و خارجی دہشت گردی کے خلاف مؤثر حکمتِ عملی اس لیے کامیاب ہوئی کہ اس کے پیچھے ریاست کی اخلاقی برتری اور حق پر مبنی مؤقف موجود تھا۔ اسلامی ریاست میں طاقت کا استعمال آخری راستہ ہوتا ہے، مقصد نہیں۔

مئی 2025ء کے واقعات ہوں یا دشمن کی آبی جارحیت، افغانستان کے ذریعے عدم استحکام کی کوششیں ہوں یا بلوچستان میں علیحدگی پسندی کی سرپرستی یعنی یہ سب اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ پاکستان کو محض سخت نہیں بلکہ اصولی ہونا تھا۔ اسلامی اسٹیٹ دشمن کو طاقت سے نہیں، بلکہ حق، عدل اور استقلال سے شکست دیتی ہے۔

اسلامی ریاست کا تصور ہمیں سکھاتا ہے کہ دوستی اور دشمنی کا معیار وقتی مفاد نہیں بلکہ اصول ہوتے ہیں۔ قرآن واضح رہنمائی دیتا ہے کہ ایسے عناصر سے ہوشیار رہا جائے جو بظاہر خیر خواہی اور تعریف کے پردے میں نفاق، انتشار اور کمزوری پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خارجہ پالیسی میں جذبات کے بجائے بصیرت اور ایمان کے ساتھ فیصلے ناگزیر ہیں۔

سی پیک، گوادر اور خطے میں پاکستان کے بڑھتے ہوئے کردار کے خلاف ہونے والی سازشیں دراصل اس

بات کا ثبوت ہیں کہ ایک خودمختار، نظریاتی اور باوقار اسلامی ریاست بعض طاقتوں کے مفادات کے لیے خطرہ بن چکی ہے۔ لیکن اسلامی ریاست کا اعتماد اس کے وسائل میں نہیں بلکہ اس کے مقصد میں ہوتا ہے۔

اسلامی اسٹیٹ کا ہدف محض دشمن کو زیر کرنا نہیں بلکہ اپنے عوام کو عدل، تحفظ اور وقار فراہم کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان آج ایک ایسی ریاست کے طور پر ابھر رہا ہے جو نہ صرف اپنا دفاع جانتی ہے بلکہ مظلوم کے ساتھ کھڑے ہونے کا حوصلہ بھی رکھتی ہے۔

آخر میں، یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ طاقت اگر روح سے خالی ہو تو وہ جبر بن جاتی ہے، اور اگر روحِ ایمان سے جڑی ہو تو وہ عدل بن جاتی ہے:

چھوڑ یورپ کے لیے رقصِ بدن کے خم و پیچ
روح کے رقص میں ہے ضربِ کلیمؑ اللّٰہی!

پاکستان کی اصل منزل ایک ایسی اسلامی ریاست ہے جو طاقت کو عبادت، سیاست کو امانت اور قیادت کو جواب دہی سمجھے۔ یہی راستہ پائیدار کامیابی اور حقیقی خودمختاری کی ضمانت ہے۔

❀❀❀

دعائے مغفرت

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

☆ حلقہ کراچی وسطی، شاہ فیصل کے بزرگ رفیق محترم محمد نذیر وفات پا گئے۔

برائے تعزیت:0302-2272390

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، پشاور غربی کے رفیق محترم رحمٰن اللہ کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت:0333-9082433

☆ حلقہ بہاول نگر، ہارون آباد شرقی کے نقیب محترم محمد ارشد طاہر کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت:0303-7197702

☆ حلقہ کراچی وسطی، شاہ فیصل تنظیم کے نقیب اسرہ محترم اشفاق احمد کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت:0323-2427495

☆ حلقہ کراچی وسطی کے منفرد اسرہ گلشن حدید کے رفیق محترم عمیر امتیاز کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت:0313-3436966

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ
فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

پریس ریلیز 13 فروری 2026ء

اپسٹین فائلز نے مغرب کا حقیقی شیطانی چہرہ ایک مرتبہ پھر بے نقاب کر دیا ہے جس سے تمام سیکولر، لبرل حلقوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔ سندھ اسمبلی میں ایک اقلیتی رکن کے شراب کی خرید و فروخت پر پابندی لگانے کے مطالبہ کو مسلم اراکین کا رد کر دینا انتہائی شرم ناک ہے۔

شجاع الدین شیخ

اپسٹین فائلز نے مغرب کا حقیقی شیطانی چہرہ ایک مرتبہ پھر بے نقاب کر دیا ہے جس سے تمام سیکولر، لبرل حلقوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔ سندھ اسمبلی میں ایک اقلیتی رکن کے شراب کی خرید و فروخت پر پابندی لگانے کے مطالبہ کو مسلم اراکین کا رد کر دینا انتہائی شرم ناک ہے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ جیفری اپسٹین کی افشا شدہ فائلوں نے مغرب کے اعلیٰ اخلاقی اقدار کے بلند و بالا دعوؤں کے دجل کا پردہ چاک کر کے اُن کا اصل ابلیسی چہرہ بے نقاب کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اپسٹین فائلز چند افراد کی جنسی گراوٹ تک محدود نہیں بلکہ عالمی اشرافیہ کے اخلاقی، فکری اور تہذیبی زوال کی زندہ گواہی ہیں۔ ان فائلز نے مغرب، جو خود کو انسانی حقوق کا علمبردار قرار دیتا ہے، کے عمل کا پردہ چاک کر دیا ہے اور یہ حقیقت سب پر آشکار ہوگئی ہے کہ عملی طور پر وہ انسانیت کے بدترین استحصال میں ملوث ہے۔ اپسٹین کا نیٹ ورک دراصل اشرافیہ کے اُس گٹھ جوڑ کی علامت تھا جس میں کمزور اور بے بس انسان خصوصاً انتہائی کم عمر بچیاں اِس شیطانی تہذیب کے لیے صرف تجارت اور استعمال کی اشیاء ہیں۔ یہ اللہ رب العزت کی شان ہے کہ اُس نے رمضان المبارک سے قبل ہی جہاں دنیا بھر کے ''اپسٹینوں'' کے لیے ایک وارننگ جاری کی ہے، وہیں اُمتِ مسلمہ کے ہر خاص و عام کو صیہونیوں کی عالمی ڈیپ سٹیٹ کے ابلیسی اور دجالی ایجنڈا سے بھی خبردار کر دیا ہے۔ ان فائلز میں اسلام کے نظامِ عدلِ اجتماعی کو قائم کرنے والی تنظیم کو اپنے باطل نظام کے لیے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی نظام انسانی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے، لہٰذا وحی کے ذریعے دیئے گئے نظام سے ہی یہ تحفظ ممکن ہے۔ یہی الہامی نظام جب قائم و نافذ ہوگا تو باطل قوتوں کے ابلیسی مقاصد پر تیشہ بن کر گرے گا۔

لاہور میں خواتین کی ایک معروف یونیورسٹی کی پرنسپل کا ایک تقریب میں کم بچے پیدا کرنے کا درس دینے پر تبصرہ کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ کیا اپسٹین فائلز میں موجود تفصیلات کا عام ہو جانا پاکستان میں لبرل و سیکولر حلقوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں؟

سندھ اسمبلی کے ایک ہندو رکن کی جانب سے مملکتِ خداداد پاکستان میں شراب کی خرید و فروخت پر پابندی کے مطالبہ کو مسلم اراکین کے رد کر دینے پر تبصرہ کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ اس ذِلت آمیز واقعہ پر مسلمانانِ پاکستان کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ کیا سندھ اسمبلی کے مسلم اراکین کو معلوم نہیں کہ قرآن و سنت کی رُو سے شراب حرامِ قطعی ہے، جس کی خرید و فروخت پر پابندی لگانا پاکستان کی وفاقی اور صوبائی پارلیمان کا فرض ہے۔

آخر میں امیر تنظیم اسلامی نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک میں دن کے روزے اور قرآن پاک کے ساتھ رات کے قیام کے ذریعے اس ماہِ مبارک کے فیوض و برکات سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو!

مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت، تنظیم اسلامی

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اگلے سال یہ مبارک مہینہ ہماری قسمت میں ہے بھی یا نہیں۔ لہٰذا ہمیں حالیہ رمضان کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس مہینہ کی اصل اور بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ روزوں کی فرضیت کے لیے اس ماہ کا انتخاب بھی نزولِ قرآن کا مہینہ ہونے ہی کی وجہ سے ہوا۔ تراویح کی اہمیت بھی قرآن ہی کی وجہ سے ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے نوعِ انسانی کو ملنے والی بے شمار نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے۔

یہ مہینہ قرآن کریم کے مطالعہ، تدبر اور عمل کے لیے سب سے زیادہ بابرکت اور قیمتی زمانہ ہے۔ قرآن مجید محض ایک کتاب نہیں، بلکہ رب کائنات کا مکمل پیغام، ہدایت، روشنی، راستہ اور انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے ایک جامع اور زندہ دستور ہے۔ اس کی اصل برکت، حقیقت اور تاثیر انہی لوگوں کے حصے میں آتی ہے جو اسے سمجھ کر پڑھتے ہیں، اس پر سنجیدگی سے غور وفکر کرتے ہیں اور اپنی عملی زندگی کو اس کے سانچے میں ڈھالتے ہیں۔

رمضان المبارک کی عبادات ایک ایسا سلسلہ ریاضت ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے انسان اپنے نفس کی شرارتوں اور شیطانی ترغیبات سے محفوظ رہتا ہے۔ اسے تقویٰ کی دولت حاصل ہوجاتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اوامرونواہی پر عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ اور نتیجتاً آئندہ کی زندگی سنور جاتی ہے۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب رمضان المبارک کو اس کی حقیقی روح کے مطابق بسر کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جس نے رمضان کے روزے رکھے، اس کی حدود کو پہچانا اور جن چیزوں سے بچنا ضروری تھا، ان سے بچا تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔'' (ابن حبان)

رفقاءِ تنظیم اسلامی سے گزارش ہے کہ رمضان المبارک میں درج ذیل امور سے اجتناب کیجیے جو رمضان کی برکات کو ضائع کرنے والے ہیں۔

1۔ جھوٹ، غیبت اور چغلی وغیرہ: نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جس نے روزہ میں جھوٹ بولنا چھوڑا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں کہ یہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔'' (ترمذی)

2۔ دوسروں سے جھگڑنا: رمضان المبارک صبر کا مہینہ ہے، ہمیں کھانے پینے پر صبر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مزاج کو بھی صبر کا عادی بنانا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے: ''جب تم میں سے کسی کا روزہ ہوتو وہ نہ بیہودہ بات کرے اور نہ ہی شور وغل مچائے، اگر کوئی دوسرا اسے گالی دے یا اس سے لڑنے کی کوشش کرے تو وہ اس سے کہہ دے کہ میں تو روزے سے ہوں۔''

3۔ سحری وافطار میں اسراف: سحری اور افطار میں خوب ڈٹ کر کھانے سے پرہیز کریں۔ رمضان المبارک کم کھانے کا مہینہ ہے تاکہ انسان کا نفس کمزور ہو کر اس کا مطیع ہوجائے۔

4۔ لغو باتوں سے لطف اندوز ہونا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمانِ مبارک ہے کہ روزہ صرف اسی کا نام نہیں کہ انسان کھانے پینے سے رکا رہے بلکہ روزہ جھوٹ، فضول اور لغو (لایعنی) کاموں سے بھی بچنے کا نام ہے۔ افسوس ہے کہ ہم روزہ بہلانے یا گزارنے کے لیے بہت سے لغو کاموں لوڈو، کیرم بورڈ یا تاش وغیرہ میں مشغول ہوجاتے ہیں، یہ ایک طرح سے روزے کی توہین ہے۔

بے پردگی اور بدنظری

قرآن مجید میں پردہ اور نظروں کو جھکا کر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر روزہ رکھ کر انسان بے پردگی اور بد نظری سے نہ بچے تو اس کا یہ عمل اسے اجروثواب سے محروم کرسکتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بدنظری کرنے والے پر اور اس عورت پر جو اپنے آپ کو بدنظری کے لیے پیش کرے، دونوں پر اللہ کی لعنت فرمائی ہے۔

اسی طرح رمضان المبارک کو بابرکت بنانے کے لیے درج ذیل امور پر زیادہ سے زیادہ عمل پیرا ہونے کی کوشش کیجیے:

(i) قرآنِ حکیم سے تعلق:

اس رمضان المبارک میں جب آپ قرآن کریم کی تلاوت کا آغاز کریں تو اپنے ذہن سے یہ خیال بالکل نکال دیں کہ اس مہینے میں ایک دو یا تین کون مجید ختم کرنا آپ کا ہدف ہے۔ اپنی پوری توجہ اس بات پر مرکوز رکھیں کہ آپ قرآن سمجھیں، اس کی آیات میں تدبر کریں اور ان آیات کے پیغام کو دل میں اتاریں۔

جو وقت عموماً قرآن کو جلدی جلدی ختم کرنے میں صرف کیا جاتا ہے، وہی وقت دیا جتنا آپ کے لیے ممکن ہو سمجھنے، سوچنے اور غور کرنے پر لگادیں۔ اس مقصد کے لیے رات کو قریبی دورۂ ترجمہ قرآن میں بھی ضرور شرکت کریں۔ اس راستے پر چلنے سے نہ صرف اجر وثواب میں اضافہ ہوگا بلکہ ایمان بھی مضبوط ہوگا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ تعلق گہرا اور پائیدار بنے گا اور زندگی میں معنویت، روشنی اور حقیقی زینت پیدا ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن دونوں بندہ کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار! میں نے دن میں اس کو کھانے اور پینے سے روکے رکھا، پس تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا میں نے اس کو رات میں سونے سے روکے رکھا پس تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

(ii) اس رمضان کو گزشتہ رمضانوں سے ممتاز کریں، مثلاً:

تیسواں پارہ زبانی یاد کرلیں۔

سورۃ یٰسین، سورۃ الرحمن، سورۃ الواقعہ، سورۃ الکہف یا سورۃ الملک زبانی یاد کرلیں۔

منتخب نصاب نمبر (۱) زبانی یاد کرلیں۔

رشتہ داروں، دوست احباب وغیرہ سے رنجشیں دور کرلیں، قطع رحمی ختم کریں، ان سے معافی تلافی کرلیں اور اپنا دل صاف کرلیں۔

(iii) اللہ کی راہ میں خرچ: انفاقِ مال تقویٰ وتزکیۂ نفس کا ذریعہ ہے۔ رمضان میں اس کا اجر کئی گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

(iv) روزہ افطار کرانا: احادیث میں روزہ افطار کروانے والے کو روزے دار کے اجر کے برابر اجر سنایا گیا ہے، یہاں تک کہ یہ اجر وہ بھی پاسکتا ہے جو لسی یا پانی کے ایک گھونٹ پر کسی کو روزہ افطار کرا دے۔ لہٰذا قریبی رشتہ

داروں اور احباب کو افطار پر بلا کر روزہ افطار ہونے سے پہلے فہم دین کی مختصر دعوت کا اہتمام کر لیں۔

(v) اعتکاف: رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف نبی اکرم ﷺ کی مستقل سنت ہے۔ یہاں تک کہ ایک سال کسی سبب آپ ﷺ اعتکاف نہ کر سکے تو اگلے سال دو عشروں کا اعتکاف فرمایا۔ اعتکاف میں شبِ قدر کی فضیلت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

(vi) لیلۃ القدر کی تلاش: حضور اکرم ﷺ کا حکم ہے کہ شبِ قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو۔ دیگر روایت میں آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کی تاکید ہے۔

(vii) تراویح اور تہجد: دن میں روزہ رکھ کر اپنے نفس کو کمزور اور رات کو قرآنِ کریم پڑھ کر اپنی روح کو طاقتور بناتا ہے۔ یہ عمل انسان کی روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ رمضان میں نوافل کا اجر فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے، لہٰذا تراویح، تہجد اور دیگر نوافل کا ضرور اہتمام کیجیے۔

(viii) اخلاصِ نیت: ہر کام اللہ کی رضا اور آخرت کی نجات کے لیے سرانجام دینے کے لیے مسلسل اپنی نیت کو ٹٹولتے رہیں کہ کہیں اس میں دکھاوا یا ریاکاری تو شامل نہیں ہو گئی۔ خدانخواستہ ایسا ہو گیا تو ہماری تمام عبادات ضائع ہو جائیں گی۔

رفقاء گرامی! رمضان مغفرت، معافی اور روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ ہماری حالیہ رمضان کے بعد والی زندگی، ہماری رمضان سے پہلے والی زندگی سے بہتر ہونی چاہیے۔ ہمیں محسوس ہو کہ رمضان کے بعد ہمارے اندر بہت بڑی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور ہم ارکانِ اسلام کی پابندی، حقوق العباد کی ادائیگی اور حلال و حرام میں پہلے کی نسبت زیادہ محتاط ہو گئے ہیں۔ دعوت و تبلیغ، اقامتِ دین کی جدوجہد اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ہم نے پہلے سے زیادہ وقت نکالنا شروع کر دیا ہے۔

رمضان المبارک کے مہینے میں اپنے والدین، اولاد اور رشتہ داروں کے علاوہ اپنے دوست احباب، نظمِ زیریں اور نظمِ بالا کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں ہمت دے کہ ہم اس مبارک مہینہ میں روزہ اور قرآن کے حقوق صحیح طریقے سے ادا کر سکیں۔ اے اللہ! اس ماہ میں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے ہمارے آنگن بھر دے۔ آمین یاذوالجلال والاکرام

مؤسس: ڈاکٹر اسرار احمدؒ
نگران: شجاع الدین شیخ

رجوع الی القرآن کورس

قرآن حکیم کو سمجھنے اور فہم دین کے حصول کے لیے بنیادی دینی علوم پر مبنی کورس

تعارفی نشست — قرآن اکیڈمی ڈیفنس — 5 اپریل 2026ء — بروز اتوار — صبح 09:30 بجے

آغاز درج ذیل اکیڈمیز میں — 6 اپریل 2026ء — بروز پیر — دورانیہ 10 ماہ
پیر تا جمعہ — صبح 08:45 تا دوپہر 01:00 بجے

مضامین تدریس

سالِ اوّل
- تجوید القرآن
- بیان القرآن
- منتخب نصاب
- عربی گرامر
- ترجمہ قرآن حکیم
- حدیث و سنت
- سیرت الصحابہؓ
- سیرت النبیؐ
- عقیدہ و فقہ
- فکر اسلامی
- خصوصی محاضرات

سالِ دوم
- تفسیر القرآن
- علوم القرآن
- اصول التفسیر
- علم الحدیث
- اصول الحدیث
- اصول الفقہ
- علم العقیدہ
- فقہ العبادات و المعاملات
- اللغة العربية وأدبها
- الفکر الاسلامی

مقامات تدریس
قرآن اکیڈمی ڈیفنس: 021-35340022-24، 0334-3088689
قرآن اکیڈمی یٰسین آباد: 021-36806561، 0331-7292223
قرآن اکیڈمی کورنگی: 021-35074664، 0332-0200999
قرآن انسٹیٹیوٹ گلشن جوہر: 021-34030119، 0333-4030115
قرآن انسٹیٹیوٹ بحریہ ٹاؤن: 0329-1174285
قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد: 0347-3562641، 0345-2701363

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی رجسٹرڈ
www.quranacademy.edu.pk

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

جب اصولی اور نظری طور پر یہ طے پا گیا کہ سود یعنی ربا ناجائز اور حرام معاملہ ہے اور کسی مسلمان فرد یا مسلم مملکت کو یہ جائز نہیں کہ وہ ربا کی بنیاد پر کسی مسلمان یا غیر مسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ کرے تو اب نجی یا ملکی سطح پر ماضی میں کیے گئے سودی معاہدات کا معاملہ شرعی سے زیادہ سٹریٹیجک اور طریقہ کار کی نوعیت کا ہوگا' جو ملکی حالات' اندرونی و بیرونی قرض خواہوں کے مسلمان یا غیر مسلم ہونے اور ان کے ساتھ کیے گئے معاہدات کی تفصیلات کے اعتبار سے تقدیم و تاخیر اور جزئیات میں ایک دوسرے سے جزوی طور پر مختلف ہو سکتا ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل اقدامات ناگزیر ہوں گے۔

(۱) آئندہ کے لیے طے کر دیا جائے کہ نہ اندرونِ ملک اور نہ ہی بیرونِ ملک سے کسی بھی قسم کا سودی معاملہ کیا جائے گا۔

(۲) یہ بھی طے کر دیا جائے کہ اندرونِ ملک سے جو سودی معاہدات روبعمل ہیں انہیں اصل زر کی حد تک honour کیا جائے گا اور سود کی clause کو آئندہ سے ختم تصور کیا جائے گا۔

(۳) سرکاری قرضوں کے اوپر نہ سود دیا جائے گا اور نہ ہی لیا جائے گا۔ (جاری ہے)

بحوالہ: "انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال" از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1392 دن گزر چکے!

and lenient plea deals showed how deeply justice bent before wealth. Epstein was not an outcast—he was embedded among presidents, princes, billionaires, and celebrities. Private planes—chillingly dubbed the "Lolita Express"—transported underage girls to luxury estates and a private island designed for secrecy. Victims later testified to being passed among powerful men like commodities. Some were barely teenagers. For years, nothing happened. Complaints vanished. Investigations stalled. Prosecutors offered astonishing leniency. The machinery of justice—so ruthless toward the powerless—became inexplicably gentle toward the ultra-rich and the powerful. This was not incompetence. It was complicity. Even Epstein's eventual death in federal custody under suspiciously negligent conditions silenced the man who could have named names. Yet the documents endured, confirming an elite culture of abuse protected by privilege. This is the collapse of the west's moral theater.

For decades, western institutions portrayed Muslim societies as backward, oppressive, and ethically flawed, while presenting themselves as guardians of human rights and dignity. Yet behind gated mansions and private islands, the west's most powerful men engineered an industrial-scale system of sexual exploitation. Not driven by poverty; not hidden in shadows, but curated in luxury. The Epstein revelations do not expose desperation-driven crime. They expose luxury-driven depravity. They reveal a culture where everything—bodies, silence, justice — has a price. And the buyers were the very men who shaped global policy, controlled media narratives, and lectured the world about morality.

What Orientalism once did intellectually—distorting others to elevate the west—the Epstein files have undone morally. The illusion of civilizational superiority has collapsed. The mask has fallen. The "savagery" long projected onto Muslims and non-western societies has been found thriving in penthouses and palaces. Edward Said warned that power constructs narratives to hide its own violence. The Epstein saga proves it. For years, the west distracted the world with tales of the "immorality" of others—while its own ruling class perfected exploitation behind closed doors. Now the story has turned inward. And what it reveals is not moral leadership, but moral bankruptcy.

About the Author: Javed Akbar is a freelance writer with published works in the Toronto Star and across diverse digital platforms. He can be reached at: mjavedakbar@gmail.com

About the Book "Orientalism": First published in 1978 by Pantheon Books. Republished several times, the last one in 2014. Considered as among the top 100 Books of the 20th century. Widely regarded as a foundational text /Canonical Text in postcolonial studies, cultural criticism, and Middle Eastern studies.

Who was Edward Said: Born in Jerusalem, Professor of English and Comparative literature at Columbia University. (1963-2003). Regarded as one of the most influential American public intellectuals of the 20th century, in the world of literature and politics. Author of: Orientalism, Cultural Imperialism, The Question of Palestine, Covering Islam.

Link: https://crescent.icit-digital.org/ articles/from-edward-said-s-orientalism-to-the-epstein-files-how-the-west-s-moral-narrative-imploded

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

ہفتہ 07 فروری: صبح مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ دوپہر کو شعبۂ تعلیم وتربیت کے اجلاس کی صدارت کی۔ مرکز میں جاری ''مدرسین ریفریشر کورس'' میں جزوی شرکت کی اور بعد نمازِ مغرب ''خطابِ امیر'' کے تحت مطالعہ لٹریچر کے حوالہ سے مذہبی جماعتوں میں باہمی تعاون کے لیے تنظیم اسلامی کی کاوشوں اور علماء کرام سے ربط وضبط جیسے موضوعات پر گفتگو کی۔ شرکاء کے ساتھ سوال وجواب کی نشست کا بھی اہتمام ہوا۔

اتوار 08 فروری: دن کو کراچی کے لیے روانگی ہوئی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا نیز دیگر تنظیمی امور انجام دیے۔ متفقہ ترجمہ ونصابِ قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ ماہ رمضان المبارک کے حوالہ سے میڈیا چینلز کے لیے ریکارڈنگز کرائیں۔ بعض رفقاء واحباب سے تعزیت وعیادت کے حوالہ سے رابطہ رہا۔ گھریلو اسرہ کا اہتمام جاری ہے۔ الحمدللہ!

From Edward Said's Orientalism to the Epstein Files: How the West's Moral Narrative Imploded

By: Javed Akbar

From the intellectual distortions exposed by Edward Said in his seminal work, Orientalism, to the moral rot revealed by Jeffrey Epstein, who was a part of that himself, the west's carefully crafted image of virtue has finally collapsed.

Professor Said (1935-2003) dismantled the intellectual framework through which the west distorted Islam and Muslim societies. A Palestinian-American scholar, Said was a game changer in how the modern world came to understand culture, identity, and power, exposing how knowledge itself could be weaponized in service of domination. He demonstrated that "the Orient" (the East, including the Middle East, Asia, and North Africa) was not an objective reality discovered by scholars, but a constructed fiction—a mirror in which Europe projected its fears, fantasies, and sense of superiority. Muslims were portrayed as irrational, sensual, backward, and in need of western control, while Europe cast itself as rational, moral, and civilized. Said's critique was devastating: these portrayals were not innocent academic errors but tools of power. They justified colonial domination, cultural arrogance, and political intervention. By reducing entire civilizations to caricatures, the west concealed its own moral contradictions and historical violence. Orientalism, he argued, was less about understanding Islam than about maintaining western supremacy.

Fast forward to our own time, and history has delivered a bitter irony.

While Muslims were relentlessly depicted as morally suspect and culturally regressive, the west's own elite—the very class claiming moral authority—now stands exposed. The revelations surrounding Epstein tore away the polished façade of respectability. What emerged was not merely the scandal of one criminal, but the anatomy of a protected system where wealth, power, and influence converged to shield predators. Young girls were trafficked, groomed, abused, and silenced—not in some distant "uncivilized" land, but at the heart of western power. Private jets, luxury mansions, secret islands, and legal cover-ups formed the infrastructure of this moral rot. Money bought access; influence bought silence; power bought immunity.

Here lies the profound counterpoint to Orientalism. For centuries, the west portrayed Muslim societies as sexually deviant and morally deficient. Yet it is within the highest circles of western wealth and influence that we now witness organized predation, systematically calculated and protected by institutions meant to uphold justice. Said exposed how the west invented a distorted image of Islam to assert dominance. The Epstein revelations expose something even more unsettling: while preaching virtue to the world, the west's elite cultivated exploitation beneath its refined surface. Islamic teachings emphasize modesty, accountability, and the protection of the vulnerable (though Nikkah a.k.a. Marriage, as well as at the state level). Yet Muslims were framed as threats to civilization. Meanwhile, the architects of global finance, politics, and media—those who lectured others on human rights—were complicit in crimes that stripped humanity of its dignity.

Orientalism was about controlling the narrative. The Epstein revelations are about losing control of it. Together, they reveal a striking truth: the moral hierarchy the west constructed was never grounded in virtue, but in power. When power speaks, it claims righteousness. When power is exposed, its hypocrisy stands naked. The Epstein files revealed a grotesque system operating at the summit of society. Flight logs, sealed settlements,

Vol: 35 Regd. No. C.P.L NO.114 No.07

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین

کھانسی کا شربت

شوگر فری

میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

PHARMA